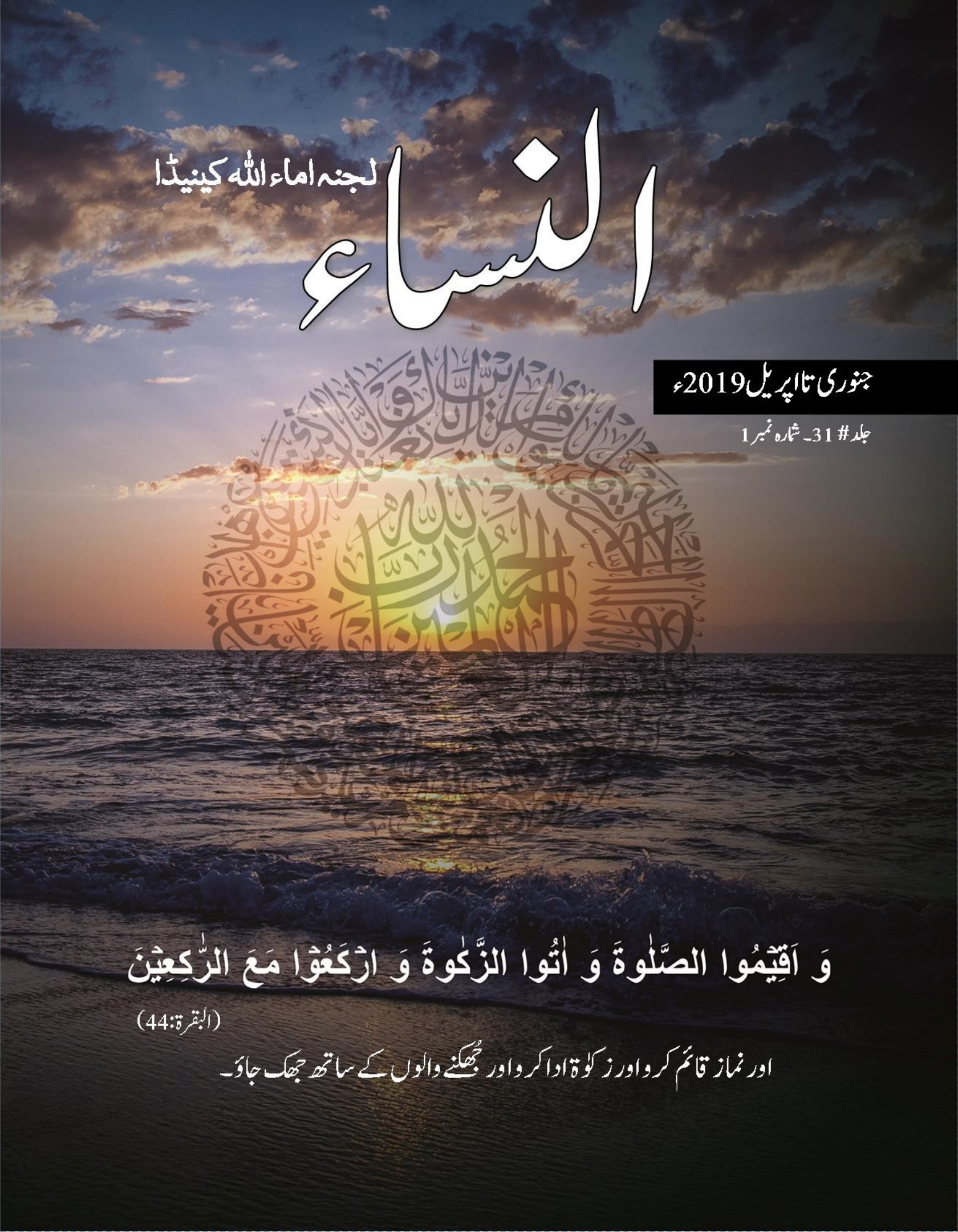

النساء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

جنوری تا اپریل 2019ء

جلد# 31۔ شمارہ نمبر 1

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

(البقرۃ:44)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جُھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔

اشتہارات برائے النساء

- رسالہ النساء میں اُردو یا انگریزی میں کسی بھی قسم کا اشتہار چھپوانے کے لئے اپنے حلقہ کی صدر صاحبہ یا سیکرٹری اشاعت سے رابطہ کریں۔
- ممبرات اپنے ذاتی کاروبار سے متعلق اعلان یا اشتہار دینے کے لئے درج ذیل طریق اختیار کر سکتی ہیں
  - خود سے ڈیزائن کیے ہوئے اشتہار یا کارڈ کی تصویر النساء کے ای میل پر ارسال کریں۔ یا
  - اپنے کاروبار کی مختصر تفصیل اپنی سیکرٹری اشاعت کو بھجوادیں تاکہ ٹیم النساء آپ کے لیے ایک اشتہار تیار کر دیں۔
  - آپ کا دیا ہوا اشتہار ذیل میں دی گئی قیمت کے مطابق سال کے دو(2) رسالوں میں شائع کیا جائے گا۔ درج ذیل قیمت کے مطابق اشتہار کا سائز منتخب کیا جا سکتا ہے۔

النساء میں اشتہار دیئے جانے کے لئے صفحہ کا سائز اور قیمت

1- ایک پورے صفحہ کا اشتہار: -/ $250

2- آدھے صفحہ کا اشتہار: -/ $150

3- 1/4 صفحہ کا اشتہار: -/ $100

اشتہار ارسال کرنے کیلئے ای میل: annisaa@lajna.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

النساء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد# 31۔ جنوری تا اپریل 2019ء۔ شمارہ نمبر 1

نگرانِ اعلیٰ

مکرم و محترم ملک لال خان صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

زیرِ نگرانی

مکرمہ و محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

نیشنل سیکرٹری اشاعت

کشور چوہدری صاحبہ

مدیرہ اُردو

فرزانہ سنوری صاحبہ

پروف ریڈرز

امتہ الرفیق ظفر صاحبہ، طاہرہ نسیم صاحبہ، عنبرین منظور صاحبہ

اُردو کمپوزنگ اور تزئین و زیبائش

ناصرہ نسیم صاحبہ، ثمرہ ندیم صاحبہ، تحمیدہ ولی صاحبہ،
صبیحہ حنا صاحبہ، شائستہ نورین صاحبہ، حبیبہ احمد صاحبہ

پبلشر

جیمنک گرافکس

عنوانات

کلامِ الٰہی، کلامِ رسول ﷺ، کلامِ امام الزماں علیہ السلام	1
اداریہ	2
خطبہ جمعہ	3
شوق پابندی نماز	11
نماز دُعا ہے	12
نماز سے تہجد کا سفر، قُربِ خداوندی کا حصول	15
وقت پر نماز ادا کرنے کی برکات	17
نماز کیا ہے؟	18
نماز کو سنوار کر کیسے پڑھا جائے	19
نماز میں دل لگانے کے طریقے	20
حُسنِ اخلاق انسانیت کی معراج	21
قبولیتِ دُعا کے معجزات	22
قبولیت دُعا کے ایمان افروز واقعات	23
ایک گھریلو عورت کا طریقِ تبلیغ-قسط نمبر 1	24
توکل علی اللہ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش	25
رنگ باتیں کریں	27
متفرقات	28
صفحہ ناصرات	29

کلامِ الٰہی

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝(البقرۃ:187)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۟ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝
(الابراہیم:41)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔
اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
(الانعام:163)

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مَرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

کلامِ رسول ﷺ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوْا الدُّعَآءَ۔
(مسلم کتاب الصلوٰۃ مایقول فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ انسان اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لیئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔
(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 85)

کلامِ امام الزماں علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دُعا ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدائے تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کی غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دُعا اور تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہو۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق سے اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبّت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیے۔ وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اُٹھا سکتا اور وہ اُسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیے۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا ہے دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدائے تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اسکی عبادت میں اسکے لئے ایک لذّت اور سرُور نہ ہو؟ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 25)

اداریہ

خدا تعالیٰ کا انسان پر احسان ہے کہ اُس نے اپنا قُرب عطا کرنے کے لئے نماز جیسی عظیم الشان عبادت سے نوازا۔ نماز کا ہر ایک عمل ہمیں خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اُس سے مانگنے کی تعلیم دیتا ہے۔

نماز دراصل ایسی دُعا ہے جو بندے کو ربّ سے ملانے کی ایک نہایت شاندار کڑی ہے۔ کسی اور مذہب میں اس قدر خوبصورت عبادت کا طریق نہیں سکھایا گیا۔ جیسا کہ ایک مسلمان کو نماز کی صورت میں عطا ہوا ہے۔

نماز کے تمام ارکان پر غور کریں تو ہر ایک رُکن کی خوبصورتی اور اُس میں موجود دُعا کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ کس طرح ہمارے پیارے نبیؐ نے رہتی دُنیا تک کے انسانوں کے لئے اس عبادت کو اس کے مختلف رنگوں کے باعث، اسکی بے پناہ خوبیوں کے باعث اور اسکی بے مثال عظمت کے باعث دائمی بنا دیا۔

یُوں تو ہر مذہب میں عبادت کے آغاز ہوتے ہی انسان کو اُس میں منہمک ہو جانے اور پھر اپنا دھیان بانٹنے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن نماز کو شروع کرتے ہی، بلکہ یُوں کہنا چاہیے کہ نماز سے پہلے کی تیاری سے ہی انسان دراصل اپنے رب سے ملنے کی تیاری میں مگن ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

نماز میں پڑھی جانے والی تمام دُعائیں انسان کے لئے اُس کی روزانہ زندگی میں بہتری اور برکت لانے کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خاص طور پر انسان کی آسانی اور اُس کو اپنا قرب بخشنے کے لئے سجدہ میں اپنے الفاظ اور اپنی زبان میں دُعا مانگنے کا بھی راستہ بتایا ہے۔

خدا کرے کہ ہم حقیقی معنوں میں اپنے رب کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ آمین۔

مدیرہ اُردو

رسالہ النساء کے لئے درج ذیل بہنوں کی نگارشات گزشتہ چند ماہ کے عرصہ میں موصول ہوئیں۔ یہ مضامین وقتاً فوقتاً شاملِ اشاعت رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

مضمون	پیشکش	جماعت
میری مجاہداں-صفائی نصف ایمان ہے	افشاں نعیم صاحبہ	بریمپٹن ایسٹ
تربیت اولاد	خالدہ ظفر صاحبہ	بریمپٹن سپرنگ ڈیل
دُعا	امتہ السلام انور صاحبہ	کیلگری ساؤتھ
تبلیغ کی اہمیت	عظمیٰ سحر صاحبہ	سسکاٹون نارتھ
حضرت مصلح موعودؓ اور عورت کا مقام	عطیہ خاور صاحبہ	ونی پیگ
خوشگوار عائلی زندگی کے راہنما اصول	راشدہ طاہر صاحبہ	ونڈسر
رحمۃ للعالمین کے عورتوں پر احسانات	امتہ النصیر صاحبہ	پیس ویلج سنٹر ایسٹ
تکبر اور استغفار	عظمیٰ راشد صاحبہ	کیلگری مارٹن ڈیل
بدرسوم وبدعات---دُعا کی اہمیت	راشدہ طاہر صاحبہ	ونڈسر
نماز سے تہجد کا سفر، قُربِ خداوندی۔۔	شاہجہاں چوہدری	مارکھم
معجزہ رُونما ہو چکا ہے	مبارکہ ابرار صاحبہ	پیس ویلج
دعا خدا سے ملاتی ہے	مبشرہ وقار ہاشمی صاحبہ	بریمپٹن کیسل مور
نماز سے تہجد کا سفر	دُردانہ نوید صاحبہ	مارٹن ڈیل، کیلگری
تحریک وقف جدید	شائلہ علیانہ صاحبہ	پیس ویلج سنٹر ایسٹ
دُعا ایک الٰہی انعام	ناصرہ حفیظ صاحبہ	سرے ساؤتھ، وینکوور
نظم-ربوہ یاد آتا ہے	دُرِّ عدن صاحبہ	
نعت-اے شہہ دوجہاں	نعیمہ مبشر صاحبہ	ایڈمنٹن ویسٹ
نظم-مجھے تیری قسم مولا	سعادت اکرم صاحبہ	کیلگری نارتھ ویسٹ
نظم-زوال	حمیرا طیبہ صاحبہ	کیلگری میکنائیڈ
نظم-دُعا، پنجابی نظم	طاہرہ محبوب صاحبہ	ایئرڈری، کیلگری
نظم-شرائط بیعت--حضور کی آمد پر	فرحت چوہدری صاحبہ	وُوڈبرج
نظم-کرشمہ اُلفت، پکوان	امتہ السلام انور صاحبہ	کیلگری ساؤتھ
نظم-حضور کی آمد پر	مدیحہ مصور صاحبہ	
نظم-یہ ایک سلطان بنے گا	نجمہ رزاق صاحبہ	ویسٹن از لنگٹن
پکوان-گاجر کا اچار	شبانہ نوید صاحبہ	پیس ویلج سنٹر ایسٹ
پکوان-بروکولی پکوڑا	ہانیہ انور صاحبہ	کیلگری میکنائیڈ

تصحیح

- گزشتہ سہ ماہی رسالہ ستمبر تا دسمبر 2018ء کے رسالے کے ٹائٹل صفحہ پر غلطی سے مئی تا اگست 2018ء تحریر ہو گیا تھا۔ جس کے لیئے ٹیم النساء تہہ دِل سے معذرت خواہ ہے۔
- صفحہ نمبر 19 کے کالم نمبر 1 کے آخری پیراگراف سے پہلے ایک پیراگراف تحریر نہیں ہو سکا۔ وہ پیراگراف درج ذیل ہے۔

''حضرت امّ سلیمؓ کا ابوطلحہؓ کی صُلب سے ایک فرزند تھا جس کا نام ابوعمیرؓ تھا۔ حضور ﷺ آپؓ کے گھر تشریف لے جاتے اور اس بچے سے پیار و محبت کی باتیں کرتے۔ ایک دن حضورؐ تشریف لائے اور اس بچے کی اداسی کی وجہ پوچھی تو حضرت امّ سلیمؓ نے بتایا کہ ابوعمیر کی چڑیا نُغیر جس سے یہ کھیلتا تھا مر گئی ہے اس لئے وہ غمگین ہے۔ حضورؐ نے ابوعمیرؓ کو اپنے پاس بلا کر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا یَا اَبَا عُمَیر مَا فَعَلَ النُّغَیر۔ یہ سُن کر ابوعمیرؓ ہنس دیا اور پھر کھیلنے لگا۔ اس وقت سے حضورؐ کا یہ جملہ ضرب المثل بن گیا''۔

خطبہ جمعہ

نماز میں ہر ایک اپنی اپنی سوچ اور ضرورت کے مطابق دُعا کرتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور خاص دعا کی تحریک اُن میں پیدا نہیں ہوتی۔ بس نماز پڑھ لی۔ نماز کے الفاظ دُہرا لیے کہ یہ کافی ہے اور ان کو دعا کی اہمیت کا پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں بعض دُعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں ان کو بھی پتہ لگ جائے کہ دعائیں کیا ہیں۔ اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں۔ پھر نماز میں مجموعی طور پر ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے دعا بھی مانگیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 جون 2018ء بمطابق 15/ احسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مسلمان کو ایسا وقت ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے یا جو بھلائی اور خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عطا کرتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ فی یوم الجمعۃ حدیث 935)

اسکی وضاحت میں بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے یہ بھی اُس وقت میں شامل ہے جس میں وہ گھڑی میسّر آتی ہے تو بہر حال جمعہ کے دن کی ایک خاص اہمیت ہے اور سوائے اشد مجبوری کے ہر عاقل کو بالغ مرد کو اسے پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمراۃ حدیث 1067)

نماز میں ہر ایک اپنی اپنی سوچ اور ضرورت کے مطابق دعا کرتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور خاص دعا کی تحریک اُن میں پیدا نہیں ہوتی۔ بس نماز پڑھ لی۔ نماز کے الفاظ دُہرا لیے کہ یہ کافی ہے اور ان کو دعا کی اہمیت کا پتہ نہیں لگتا۔ اس لیئے میں نے سوچا کہ آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں بعض دُعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں ان کو بھی پتہ لگ جائے کہ دعائیں کیا ہیں اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں اور پھر نماز میں مجموعی طور پر ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے دعا بھی مانگیں۔ ان دعاؤں میں قرآن کریم کی بعض دُعائیں مَیں نے لی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دُعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دُعائیں شامل ہیں اور بعض عمومی دعائیں بھی ہیں۔ بعض قرآنی اور مسنون دعائیں ہیں جو مَیں پڑھوں گا۔ جن کو یاد ہیں وہ دل میں دُہراتے رہیں یا جو میرے ساتھ دل میں دُہرا سکتے ہیں۔ بے شک دُہرائیں اور ہر دعا کے بعد دل میں آمین بھی کہتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

سب سے پہلے قرآنی دعائیں ہیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(البقرۃ:202)

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ (الاعراف:127)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت

میں وفات دے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ (المائدہ:115)

اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ق رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ (آل عمران:194)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ (آل عمران:54)

اے ہمارے ربّ! ہم اس پر ایمان لے آئے جو تُو نے اُتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝ (آل عمران:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ (آل عمران:39)

اے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا ہے۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ (الفرقان:75)

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الاحقاف:16)

اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذرّیّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (الصّٰفّٰت:101)

اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ (القصص:25)

اے میرے ربّ! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے، جو تُو میری طرف نازل کرے، ایک فقیر ہوں۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (النمل:20)

اے میرے ربّ! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں۔ اور تُو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ۔ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝ (المومنون:98-99)

اور تُو کہہ کہ اے میرے ربّ! مَیں شیطانوں کے وَسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور (اس بات سے) میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے ربّ! کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115)

اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۝ (طٰہٰ:26-29)

اے میرے ربّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ میری بات

سمجھ سکیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۞ (الکھف:11)

اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر۔

رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۞ (بنی اسرائیل:81)

اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۞ (بنی اسرائیل:25)

اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۞ وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۞ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۞ (الشعراء:84-86)

اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدّر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۞ (القصص:17)

اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس مجھے بخش دے۔ تو اُس نے اسے بخش دیا۔ یقیناً وہی ہے جو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞ (التحریم:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نُور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۞ (المؤمنون:110)

اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۞ (الاعراف:24)

اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۞ (الاعراف:48)

اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنانا۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۞ (الانبیاء:90)

اے میرے ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۞ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۞ (المومنون:94-95)

اے میرے ربّ! اگر تو مجھے وہ دکھا ہی دے جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے (تو یہ ایک التجا ہے)۔ اے میرے ربّ! پس مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا دینا۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۞ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۞ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۞ (المؤمن:8-10)

اے ہمارے ربّ! تُو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور اُن کو جہنّم کے عذاب سے بچا۔ اور اے ہمارے ربّ! انہیں اُن دائمی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو اُن کے باپ دادا اور اُن کے ساتھیوں اور اُن کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ اور انہیں بدیوں سے

بچا۔ اور جسے تو نے اس دن بدیوں (کے نتائج) سے بچایا تو یقیناً تُو نے اس پر بہت رحم کیا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ (الحشر:11)

اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تو بہت شفیق (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۞ (نوح:29)

اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو۔ اور تو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞ (آل عمران:195)

اے ہمارے ربّ! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تُو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا (یعنی میثاق النبیین)۔ اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۞ (الاعراف:156)

تُو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۞ (الفرقان:66)

اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ (آل عمران:17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۞ (الابراہیم:41-42)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے ربّ! مجھے بخشش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہو گا۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۞ (الشعراء:170)

اے میرے ربّ! مجھے اور میرے اہل کو اُس سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۞ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِيْ وَ مَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ (الشعراء:118-119)

اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ پس میرے درمیان اور ان کے درمیان واضح فیصلہ کر دے اور مجھے نجات بخش اور اُن کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۞ (العنکبوت:31)

اے میرے ربّ! اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۞ (القمر:11)

میں یقیناً مغلوب ہوں۔ پس میری مدد کر۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۟ وَ اغْفِرْ لَنَا ۟ وَ ارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞ (البقرۃ:287)

اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا

ہو جائے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞(البقرۃ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞(آل عمران:148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۞(الاعراف:90)

اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تُو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۞ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۞(یونس:86-87)

اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں کے لئے ابتلا نہ بنا۔ اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے نجات بخش۔

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۞(المؤمنون:40)

اے میرے ربّ! میری نصرت کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۞(التحریم:12)

اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا لے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

اب بعض حدیث کی دُعائیں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دُعا مروی ہے کہ آپؐ نے یہ دعا سکھائی:

اے اللہ! مجھے میری خطائیں معاف فرما دے اور میرے سب معاملات میں میری لاعلمی، جہالت اور میری زیادتی کے شر سے مجھے بچا لے اور ہر اُس نقصان و شر سے بچا لے جسے تُو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں بخش دے۔ میری دانستہ نادانستہ اور ازراہِ مزاح کی ہوئی ساری خطائیں مجھے بخش دے کہ یہ سب میرے اندر موجود ہیں۔ جو خطائیں مجھ سے سرزد ہو چکی ہیں اور جو ابھی نہیں ہوئیں اور جو مخفی طور پر مجھ سے سرزد ہوئیں اور جو کھلم کھلا مَیں نے کیں وہ سب مجھے بخش دے۔ تُو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹا دینے والا ہے اور تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب قول النبیؐ حدیث 6398)

پھر آپ کی دعا ہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعا اذا انبتہ باللیل حدیث 6317)

اے اللہ! مَیں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مدِّمقابل سے بحث کرتا ہوں اور تیرے ہی حضور اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ تُو مجھے میرے اگلے پچھلے اعلانیہ، پوشیدہ سب گناہ بخش دے۔ تُو ہی مقدم اور مؤخر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب الدعا باب افضل الاستغفار حدیث 6306)

اے اللہ! تُو میرا ربّ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جتنی کہ مجھ میں استطاعت ہے۔ مَیں اپنے عملوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اپنے

اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں مجھے بخش دے۔ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ۔اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ۔ (سُنن الترمذی ابواب الدعوات باب قصۃ تعلیم الدعاء۔۔ حدیث 3482)

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے۔ مَیں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔

(سُنن الترمذی ابواب القدر باب ماجاء ان القلوب۔۔۔ حدیث 2140)

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

(سُنن الترمذی ابواب الدعوات باب اللھم انی اسئلک۔۔ حدیث 3489)

اے اللہ! مَیں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غنیٰ مانگتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ۔

(سُنن ابوداؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل۔۔ حدیث 1537)

اے میرے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رُعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ۔اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(سُنن الترمذی ابواب الدعوات باب دعاداؤد اللھم۔۔۔ حدیث 3490)

اے میرے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

ایک لمبی دُعا ہے ۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے سُنا کہ اے اللہ! مَیں تیری رحمتِ خاص کا طلبگار ہوں جس کے ذریعہ تُو میرے دل کو ہدایت عطا کر دے۔ میرے کام بنا دے اور میرے پراگندہ کاموں کو سنوار دے اور میرے بچھڑے ہوؤں کو ملا دے اور میرے تعلق رکھنے والوں کو رفعت دے۔ تُو اپنی رحمت کے ذریعہ میرے عمل کو تپاک کر دے اور مجھے رُشد و ہدایت الہام کر اور جن چیزوں سے مجھے اُلفت ہے وہ مجھے مِل جائیں۔ ہاں ایسی رحمت خاص جو مجھے ہر برائی سے بچالے۔

اور اے اللہ! مجھے ایسا دائمی ایمان و ایقان بھی نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا۔ ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا آخرت میں تیری کرامت کا شرف نصیب ہو جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر فیصلہ میں کامیابی چاہتا ہوں اور شہیدوں کی سی مہمان نوازی اور سعادت مندی کی زندگی اور دشمنوں پر فتح اور نصرت کا خواستگار ہوں۔ مولیٰ! مَیں تو اپنی حاجت لے کر تیرے دَر پر حاضر ہو گیا ہوں۔ اگر میری سوچ ناقص اور میری تدبیر کمزور بھی ہے۔ تب بھی مَیں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے تمام معاملات کے فیصلہ کرنے والے اور اے دلوں کو تسکین عطا کرنے والے! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح بپھرے سمندروں میں تُو انسان کو بچالیتا ہے اسی طرح مجھے آگ کے عذاب سے بچالے۔ ہلاکت کی آواز اور قبر کے فتنہ سے مجھے پناہ دے۔ اور میرے مولیٰ! جس دعا سے میری سوچ کوتاہ ہے اور جس امر کے لئے میں نے دست سوال دراز نہیں کیا۔ ہاں وہ خیر اور وہ بھلائی جس کی میں نیت بھی نہیں باندھ سکا مگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ اس خیر کا وعدہ کر رکھا ہے یا اپنے بندوں میں سے کسی کو تُو وہ خیر عطا کرنے والا ہے تو ایسی ہر خیر کے لئے مَیں رغبت رکھتا ہوں اور اے سب جہانوں کے ربّ! مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مضبوط تعلق والے اور رشد و ہدایت کے مالک! مَیں قیامت کے روز تجھ سے امن کا خواہاں ہوں اور اس دائمی دور میں جنت چاہتا ہوں۔ تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرب بندوں کے ساتھ اور رکوع و سجود بجالانے والوں اور عہد کو پورا کرنے والوں کی معیت میں۔ یقیناً تو بہت رحم اور محبت کرنے والا ہے۔ بے شک تُو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ایسا ہدایت یافتہ رہنما بنادے جو نہ خود گمراہ ہونے والے ہوں، نہ گمراہ کرنے والے بنیں۔ تیرے پیاروں اور دوستوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام ہوں اور تیرے دشمنوں کے لئے جنگ کا نشان۔ ہم تیری محبت کے صدقہ تیرے ہر مُحب سے محبت کرنے والے اور تیری مخالفت اور دشمنی

کے لئے جنگ کا نشان۔ ہم تیری محبت کے صدقہ تیرے ہر مُحب سے محبت کرنے والے اور تیری مخالفت اور دشمنی کرنے والوں سے تیری خاطر عداوت رکھنے والے ہوں۔ اے اللہ! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے جس کا قبول کرنا تیرے پر منحصر ہے۔ اے اللہ! پس یہی دعا ہماری سب محنت اور تدبیر ہے اور سب بھروسہ تیری ذات پر ہے۔ اے اللہ! میرے لئے میرے دل میں نُور پیدا کر دے۔ میری قبر کو بھی روشن کر دے۔ میرے آگے اور میرے پیچھے بھی نُور کر دے۔ میرے دائیں بھی نُور کر دے اور میرے بائیں بھی نُور کر دے۔ اور میرے اوپر بھی نُور کر دے اور میرے نیچے بھی نُور کر دے۔ اور میری سماعت میں بھی نُور بھر دے۔ اور میری بصارت میں بھی نُور بھر دے۔ اور میرے بالوں میں بھی نُور بھر دے اور میری جلد کو بھی نورانی کر دے اور میرے گوشت اور میرے خون میں بھی نُور بھر دے اور میرے دماغ میں بھی نُور بھر دے اور میری ہڈیوں میں بھی نُور بھر دے۔ اے اللہ! میرے دل میں نُور کی عظمت پیدا کر دے اور پھر مجھے وہ نُور عطا کر پس مجھے سراپا نُور ہی بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی کا لباس زیب فرما کر عزت کے ساتھ متمکن ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کی پاکیزگی بیان کرنی مناسب نہیں۔ پاک ہے وہ صاحبِ فضل و نعمت وجود۔ پاک ہے وہ عزت و بزرگی کا مالک اور پاک ہے وہ جلال اور اکرام والا۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب اللھم انی اسئلک۔۔۔۔ الخ حدیث 3419)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعائیں ہیں۔

آپ نے اپنے ایک صحابی چوہدری رُستم علی صاحب کو خط میں یہ دعا لکھی تھی۔ یہ عربی دُعا ہے:

یَا مَنْ ھُوَ اَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلَصِیْنَ۔

(الحکم مورخہ 10 اگست 1901، صفحہ 9 جلد 5 صفحہ 29)

اے وہ کہ جو ہر محبوب سے زیادہ محبت کرنے کے قابل ہے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل فرما۔

(ماخوذ از بدر مورخہ 26 جولائی 1906ء صفحہ 3 جلد 2 شمارہ 30)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو آپؑ نے ایک خط لکھا اور اس میں یہ دعا لکھ کر اس طرف توجہ دلائی۔

اے میرے محسن اور میرے خدا! مَیں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت و پُر غفلت ہوں۔ تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تُو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اَب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین"۔

(مکتوباتِ احمد جلد دوم صفحہ 10 مکتوب بنام حضرت حکیم مولانا نُور الدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاوّل، مکتوب نمبر 2)

آپ نے فنافی اللہ ہونے کی یہ دُعا سکھائی۔

اے ربّ العالمین! مَیں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ مَیں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما۔ رحم فرما۔ رحم فرما۔ اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین۔

(ماخوذ از مکتوباتِ احمد جلد دوم صفحہ 159 مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ مکتوب نمبر 3)

اب عمومی طور پر ہمیں عالمِ اسلام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اُن میں اتحاد پیدا کرے اور اُنکے جو دل پھٹے ہوئے ہیں وہ دل جُڑ جائیں اور آپس کی دشمنیاں اُن کی ختم ہوں اور دشمن اُن کی دشمنیوں سے جو فائدہ اُٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے اُن دشمنوں کے ہاتھوں کو روکے اور وہ اسلام کو نقصان پہنچانے سے ہر طرح باز رہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں میں مردوں میں ، عورتوں میں قناعت پیدا کرے۔ اُنہیں ہر شر سے بچائے۔ اُنہیں ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ اور وہ ہمیشہ نظام جماعت اور نظام خلافت سے چمٹے رہیں۔ اور نظام جماعت کو بھی لوگوں کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ واقفینِ زندگی کو وقف کی روح کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دجال کے فتنوں اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام طاقتوں کو اور اُن کے ہاتھوں کو روکے جو مسلمانوں کو کمزور

کرنے کے دَرپے ہیں اور مسلمانوں کو اُن کے شر سے بچا کے رکھے بلکہ اس کے نتیجہ میں صرف اسلامی دنیا میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں ایک خطرناک تباہی آسکتی ہے اس تباہی سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ اللہ تعالیٰ شہدائے احمدیت کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کی، پیچھے رہنے والوں کی خود حفاظت فرمائے۔ اسیر انِ راہِ مولیٰ کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جو کسی بھی لحاظ سے کسی بھی مشکل میں گرفتار ہیں ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائے۔ بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔ جو لوگ سیاسی لحاظ سے یا مذہبی لحاظ سے مشکلات میں گرفتار ہیں خاص طور پر مختلف ملکوں میں جماعت کے افراد اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور دشمنوں کے ہاتھوں کو روکے۔

درویشان قادیان، اب درویشان تو بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ قادیان میں رہنے والے بعض لوگ بھی مشکلات میں ہیں، اسی طرح پاکستان میں رہنے والے اور خاص طور پر ربوہ کے لوگ، آج کل حکومت کی طرف سے بھی پاکستان میں احمدیوں کے حالات تنگ سے تنگ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ظالموں سے نجات دے اور اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے۔

اسی طرح پاکستان کے علاوہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے احمدیوں پر ظلم کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھوں کو روکے۔

اسی طرح انڈونیشیا میں ابھی تک جہاں جہاں ظالموں کو موقع ملتا ہے وہ احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں بھی انہوں نے ایک جگہ جہاں تھوڑی سی جماعت تھی وہاں ان کو گھروں سے نکال دیا اور وہ بے گھر ہوئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمنوں کے شر سے ان کو بچائے۔ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے یمن میں دوبارہ بڑے شدید حملے شروع ہوگئے ہیں۔ عراق میں، شام میں فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے اور قبیلوں کے اختلاف کی وجہ سے مسلمان مسلمان کی گردن کاٹ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور جس نبی کو یہ ماننے والے ہیں اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی ان کو توفیق عطا فرمائے۔ اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جس مہدی اور مسیح کو بھیجا ہے اس کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ان غلط راستوں پر چلنے سے یہ بچ سکیں اور ان کی دنیا و عاقبت محفوظ ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے جو مختلف تحریکات میں اور جماعتی چندوں میں مالی قربانیاں دے رہے ہیں۔ اسی طرح تبلیغ کے کام کے لیے آج کل ایم ٹی اے بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے کارکنوں کو اور ہمارے کارکنان میں جو والنٹیئرز ہیں، رضا کار ہیں ان کو بھی جزا دے اور ان کو پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایم ٹی اے افریقہ بھی آجکل بڑا تبلیغ کا کام کر رہا ہے۔ نیا چینل شروع کیا گیا ہے اور اس میں سب مقامی لوگ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم اور عرفان میں بھی برکت عطا فرمائے اور وہ بہتر پروگرام بنا کر اسلام کا حقیقی پیغام اپنی قوم کو بھی اور دنیا میں بھی پہنچانے والے ہوں۔ آمین۔

تقریبِ رخصتانہ

ناصرہ حفیظ صاحبہ اہلیہ حفیظ احمد صاحب سرے ساؤتھ وینکوور تحریر کرتی ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ سبیکہ حفیظ احمد کی شادی خانہ آبادی بفضلِ خدا 19 جنوری 2019ء کو محترم انعام الحق جنجوعہ صاحب کے صاحبزادے احمد انعام کے ساتھ پیراڈائز بینکوٹ ہال اسلام آباد پاکستان میں منعقد ہوئی۔

عزیزہ سبیکہ حفیظ چوہدری ولی دادا خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بیگم بی بی صاحبہ آف سیالکوٹ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا تعلق دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے۔ نیز مثمر بثمرات بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

سُن میرے پیارے باری، میری دعائیں ساری
رحمت سے اِن کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری

شوقِ پابندیٔ نماز

(ماخوذ از ”مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے تحریر کردہ شیخ رحمت اللہ خان شاکر صاحب“)

صحابہ کرامؓ کو عبادت گزاری بالخصوص نماز باجماعت کا اس قدر خیال رہا کرتا تھا کہ حضرت عتبان بن مالکؓ نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ میں نابینا ہوں راستہ خراب ہے اس لیے مسجد میں آنے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ اگر اجازت ہو تو گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کروں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا اذان کی آواز آتی ہے۔ عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پھر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ آپ مسجد میں ہی حاضر ہو کر نماز پڑھتے۔

(مسند احمد ج4 ص43)

حضرت سعید بن ربوحؓ نابینا تھے لیکن صحابہؓ کے نزدیک نماز باجماعت اس قدر ضروری تھی کہ حضرت عمرؓ نے ان کے لیے ایک غلام کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی کہ نماز کے وقت ان کو مسجد لایا اور پھر واپس گھر پہنچایا کرے۔

حضرت معاذؓ اپنی قوم کے امام الصلوٰۃ تھے مگر نماز کا اس قدر شوق تھا کہ پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہو کر آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے۔ اور پھر اپنی قوم میں آکر انہیں نماز پڑھاتے تھے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

صحابہ کرامؓ نماز باجماعت کے لیے کسقدر حریص واقع ہوئے تھے اس کا اندازہ کرنے کیلئے یہ واقعہ کافی ہے کہ قادسیہ کے میدان جنگ میں جب صبح کی اذان ہوئی تو نوجوان مجاہدین اس قدر سرعت کے ساتھ نماز کے لیے دوڑے کہ ایرانیوں نے خیال کیا کہ حملہ کرنے لگے ہیں۔ مگر جب وہ نماز میں مشغول ہوگئے تو انکے سپہ سالار رستم نے کہا کہ عمر میرا کلیجہ کھا گیا۔ یعنی یہ قوم ہمیں ضرور نگل جائے گی۔

(تاریخ طبری صفحہ 2291)

حضرت بلالؓ کا معمول تھا کہ جب اذان کہتے دو رکعت نماز ادا کر لیتے اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ جب وضو ٹوٹ جاتا فوراً دوبارہ کر لیتے تھے۔ (مسند احمد ج5 ص30)

عام عبادات اور نوافل کے علاوہ نماز پنجگانہ کو نہایت پابندی اور اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے تھے۔ حضرت سفیان ثوریؒ روایت کرتے ہیں کانوا یتبایعون الصلوۃ المکتوبتہ فی الجماعتہ یعنی صحابہ کرامؓ خرید و فروخت تو کیا کرتے تھے لیکن نماز باجماعت کبھی نہ چھوڑتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آگیا۔ صحابہؓ فوراً اپنی دکانیں اور کاروبار بند کر کے مسجد کی طرف چل دیئے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی صحابہؓ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت کے کاروبار خدا تعالیٰ کی یاد سے نہیں روکتے۔ (فتح الباری ج4 ص253)

نماز باجماعت کا صحابہؓ اس قدر خیال رکھتے تھے کہ سخت مجبوری اور معذوری کی حالت میں بھی اسے چھوڑنا گوارا نہ کر سکتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض بیمار اور معذور دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لے کر جماعت میں شریک ہونے کے لیے مسجد آتے تھے۔ (نسائی کتاب الامامۃ)

بنو سلمہؓ کا محلہ مدینہ میں مسجد سے بہت دور تھا۔ ان کو پابندی جماعت کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ مشورہ کیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر مسجد کے قریب جا آباد ہوں۔ آنحضرت ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے اس طرح ایک محلہ کو ویران کر دینے کی تجویز کو پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ تمہارا جو قدم بھی مسجد کی طرف اٹھے گا اس کا ثواب ملا کرے گا۔ (ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ)

بروقت نماز ادا کرنے کا خیال صحابہؓ کے اس قدر دامن گیر رہتا تھا کہ ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو ایک فوری اور اہم کام پر مامور کر کے بھیجا۔ وہ منزل کے قریب پہنچے تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ نے خیال کیا کہ اگر میں اسی طرح چلتا جاؤں تو ایسا نہ ہو نماز قضا ہو جائے۔ دوسری طرف دینی کام میں تاخیر بھی گوارا نہ تھی۔ اس لیے چلتے چلتے اشاروں میں ہی نماز ادا کر لی۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

باجماعت نماز کیلئے صحابہؓ سخت سے سخت تکلیف بھی بخوشی برداشت کرتے تھے۔ ایک رات آنحضرتؐ کو کوئی نہایت ضروری کام پیش آگیا۔ صحابہ کرامؓ عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے انتظار میں صبر کے ساتھ مسجد میں بیٹھے رہے۔ کئی بیٹھے بیٹھے سو گئے، پھر جاگے، پھر سوئے اور پھر آنحضرتؐ کے تشریف لانے پر اُٹھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز عشاء کے لیے اس قدر لمبا انتظار کرتے تھے کہ نیند کے مارے ان کی گردنیں جھک جاتی تھیں۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ بعض اوقات نصف شب تک نماز عشاء کے لیے آنحضرتؐ کا انتظار کرتے تھے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

(بقیہ صفحہ 14 پر)

نماز دُعا ہے

راضیہ سرفراز صاحبہ۔۔۔ سرے ساؤتھ، وینکوور

اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآ۔یعنی نماز ہی دعا ہے۔لفظ الصّلوۃ۔صلّٰی سے مشتق ہے جس کے معنی دعا کرنے کے ہیں گویا صلوٰۃ کے معنی نماز کے ہیں جو ایک مکمل دعا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی نماز عبادت کا مغز ہے۔

پھر نماز کیا ہے۔یہ ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوز ہو۔اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔کیونکہ سوز، فرقت اور درد سے طلب کیا جاتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ بد ارادوں اور برے جذبات کو انسان کے اندر سے دُور کر دے اور پاک محبت اس کی جگہ اپنے فیض عام کے ماتحت پیدا کر دے۔

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو۔خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سُنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

’’نماز بڑے بھارے درجے کی دعا ہے۔ مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔اس زمانہ میں مسلمان درود و وظائف کی طرف متوجہ ہیں کئی ایک فرقے ہیں جیسا کہ نوشاہی اور نقشبدی وغیرہ۔افسوس ہے کہ ان میں سے کوئی بدعات کی آمیزش سے خالی نہیں۔یہ لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔احکام الٰہی کی ہجو کرتے ہیں۔طالب کے واسطے نماز کے ہوتے ہوئے ان بدعات میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔پیغمبر خدا تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب، خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہوتا ہے۔رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے۔سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

(جلسہ سالانہ تقاریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام 1906ء صفحہ 6-8)

دعا ایک روحانی ہتھیار ہے جو کبھی کُند نہیں ہوتا۔یہ وہ آسمانی حربہ ہے جو محالات کو ممکنات میں بدل دیتا ہے۔دعا وہ اکسیر ہے جو مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔یہ وہ آبِ حیات ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھوتا اور ابدی زندگی سے نوازتا ہے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے۔ نماز اصل میں دعا ہے۔نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کیلئے تیار رہے کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے؟ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دُکھیاروں کا دُکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔میں بہت رحم کرتا ہوں۔بے کسوں کی مدد کرتا ہوں۔لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی نِدا کی پرواہ نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہو گا۔یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کیلئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔قبولیت دعا کیلئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے۔کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 54)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ کامیابی کا پہلا گُر: قَدْ اَفْلَحَ میں بتایا کہ ہم کامیابی کی تدبیر بتاتے ہیں ایسی تدبیر جو قطعی اور یقینی ہے اور وہ یہ ہے کہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۝

(المومنون:3)

یہی تدبیر ہے کہ نمازوں میں خشوع کرو۔ نمازوں میں خشوع کیا ہوتا ہے؟ یہ ایک حالت ہے جب انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال اس طرح سے دی ہے۔

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۞ (سورۃ الحج آیت 6)

”زمین جب ویران ہوتی ہے نہ اس پر پودے اُگتے ہیں نہ پھل پھول ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی دلربائی نہیں ہوتی۔ نہ سبزہ لہلہاتا ہے نہ پرند چہچہاتے ہیں۔ پس جب تم نماز پڑھو تو اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھو۔ جب تم اپنی حالت اس طرز کی بناؤ گے تو پھر جیسی اجڑی ہوئی زمین پر رحمت کی بارش ہو کر اسے سبزہ زار بنا دیتی ہے اس میں پڑے ہوئے بیجوں کو نشوونما بخشتی ہے اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کا فضل تمہاری ان مخفی قوتوں کو ایک نشوونما عطا کرے گا اور برکات کے ثمرات پیدا ہوں گے۔ پس پہلی تدبیر یہ کہ تم فرمانبردار ہو کر نمازوں میں خشوع پیدا کرو اور وہ دعا ہے“ (خطابات نور صفحہ 572-571)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

”اصلاحی نماز کی دعاؤں کے لحاظ سے فضیلت“: نماز کے ذریعہ اسلام نے دعا کا رستہ کھولا ہے۔ دعائیں دو قسم کی ہوتی ہیں 1) مقررہ 2) مرخصّہ

مقررہ میں اعلیٰ درجہ کی دعائیں شامل ہیں جن کو ممکن تھا ہم دعا کرتے وقت چھوڑ دیتے اور مرخصّہ وہ ہیں جو ہم اپنی ضرورتوں کیلئے اپنی زبان میں کر سکتے ہیں۔ ممکن تھا کہ ہم بعض ضروری اور اہم دعاؤں کو چھوڑ دیتے یا وہ ہمارے ذہن میں نہ آتیں سو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مقرر کر دیں مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے ضَآلِّيْنَ تک جو دعا ہے۔ وہ ہمارے ذہن میں نہ آسکتی تھی یا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وغیرہ کلمات ہیں۔ یہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے تو اُن کو خدا اور اس کے رسول نے مقرر کر دیا اور باقی اگر ہمارا مالی نقصان ہو جائے۔ ملازمت میں خرابی واقع ہو جائے۔ تجارت میں ترقی نہ ہو یا اور کوئی ضرورت درپیش ہو تو اس کیلئے اپنی زبان میں اپنی ضروریات کے مطابق دعائیں مانگنے کی اجازت دے دی۔ اس رنگ کی انفرادی یا قومی طور پر دعائیں دوسری قوموں کی عبادتوں میں نہیں پائی جاتیں۔ (تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 291)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم محض یہ کہہ دینے سے کہ ہماری مدد کو آ۔ میری مدد کو نہیں پاؤ گے۔ میری مدد کے حصول کیلئے دو راہیں میں نے تمہارے لئے کھولی ہیں۔ ایک صبر کی راہ ہے دوسرے دعا کا راستہ ہے۔ صبر کے معنی ہیں مضبوطی کے ساتھ استقامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر گامزن رہنا اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا اور اَلصَّلٰوةُ هِيَ الدُّعَآء۔

(تفسیر کبیر رازی سورۃ الکوثر آیت 3)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے نماز کیا ہے؟ تسبیح ہے، تحمید ہے، استغفار ہے، درود ہے، بہت کچھ ہم مانگتے ہیں۔ خدا سے کہتے ہیں جو کچھ پڑھ رہے ہیں اُن کی عقل اور سمجھ عطا کر۔ دعا ہی ہے پانچ وقتہ تاکہ کم سے کم جو ہمارے لئے ضروری تھا وہ ہمیں مل جائے اور پھر کہا جتنی زیادہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے مدد حاصل کرتے رہو گے ملتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری مدد تمہیں مل نہیں سکتی صبر اور دعا کے بغیر اور تمام دباؤ کے باوجود جو شیطانی اور طاغوتی طاقتیں تمہارے اوپر ڈالی گئیں وہ تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش کریں گی تو دعا ان طاغوتی طاقتوں کو ناکام بنا دے گی۔ (سبیل الرشاد۔ جلد دوم صفحہ 85)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”اٹھو نمازیں پڑھیں“ جب انسان کی دعا محض دنیاوی امور کیلئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے ”دعا وہ اکسیر ہے جو مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے“ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اگر آپ دنیا کو بیدار کرنے کیلئے اور احمدیت کی طرف متوجہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا عظیم الشان نشان چاہتے ہیں تا دنیا قیامت کا نمونہ دیکھے اور حضرت اقدس رضی اللہ عنہ کی سچائی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جائے اور تکذیب کے سارے اندھیرے چھٹ جائیں تو خدا سے ایسا نشان مانگیں جو سورج کی طرح چڑھے اور ان تاریکیوں کا تار و پود بکھیر کر رکھ دے۔ اس نشان کیلئے طریق خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے ”اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں“۔

(خطبہ جمعہ 24 جون 1988)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ایک دعا ہے کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

”بہترین ذریعہ تمہارے لئے تربیت کا اور بچوں میں دین کی روح قائم رکھنے کا

یہی نماز ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلئے دعائیں کرو ان کے دین پر قائم رہنے کیلئے دعائیں کرو اور ان کے روشن مستقبل کیلئے دعائیں کرو۔ اس نیک نیتی کی وجہ سے جہاں یہ دعائیں اولاد کے حق میں اللہ تعالیٰ قبول فرما رہا ہو گا وہاں عبادتوں کے ان نمونوں کے زیر اثر جو آپ اپنی اولاد کے سامنے قائم کر رہی ہوں گی آپ کی اولاد بھی ان نیکیوں پر چلنے والی بن جائے گی۔ نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہو گی۔ پس یہ نمازیں ہی ہیں جو آپ پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ضمانت ہوں گی۔ میری ملاقات کے دوران بہت سی عورتیں پوچھتی ہیں کہ کوئی وظیفہ بتائیں، ہمیں کوئی دعا بتائیں تاکہ ہماری پریشانیاں دور ہوں"۔

"سب سے بڑی دعا اور وظیفہ نماز ہے"۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب بھی کسی نے اس طرح پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ سب سے بڑی دعا اور وظیفہ نماز ہے۔ تم نماز کو سنوار کر ادا کرو اور وقت پر ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والی ہو گی"۔ (اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَار۔ جلد سوم حصہ اول صفحہ 353)

پس نماز پروردگار تک لے جانیوالی سواری ہے۔ اُس کا قرب، اُس کی محبت اور نُور اسی کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ ہمارے گھروں کا سکون، خوشی، ہماری نسلوں کے اس پر آشوب دور میں محفوظ رہنے کا ذریعہ صرف اور صرف حقیقی نماز میں ہی ہے۔ ہمارے غالب آنے کے ہتھیار، استغفار، توبہ۔ دینی علوم کی واقفیت اور پانچوں نمازیں ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسی دعاؤں اور نمازوں کی توفیق عطا فرمائے جس میں حلاوت اور ذوق اور روح کو معطّر کرنے والا نُور ہی نُور ہو۔ ہمارے گھر اس نُور اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت سے ہمیشہ بھرے رہیں۔

(بقیہ از صفحہ نمبر 11)

باجماعت اور بروقت نماز ادا کرنے کے لیے صحابہ نہایت ہی خضوع اور خشوع کے ساتھ حاضر ہوتے۔ اپنے خالق حقیقی کے حضور جبین نیاز خم کرنے میں ان کو جو مزا آتا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ نوجوان ایک پہاڑی درہ پر مامور تھے۔ جن میں سے ایک تو سو گئے اور دوسرے نے نماز شروع کر دی۔ اتنے میں ایک مشرک کا اس طرف سے گزر ہوا تو اس نے نماز پڑھنے والے مجاہد پر تین تیر چلائے۔ جو تینوں ہی ان کے جسم میں پیوست ہو گئے لیکن نماز میں محویت کا یہ عالم تھا کہ اُف تک نہ کی۔ اور برابر نماز پڑھتے رہے۔ آپ کے رفیق نے بیدار ہونے پر جب آپ کے جسم پر خون کے نشانات اور زخم دیکھے اور اس کی وجہ معلوم کی تو کہا تم نے مجھے پہلے کیوں نہ جگایا۔ کہنے لگے میں ایک سورت نماز میں پڑھ رہا تھا اور میں نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ اسے ناتمام چھوڑ دوں۔ (مؤطا کتاب الصلوٰۃ)

جیسا کہ مذکورہ واقعات سے ظاہر ہو چکا ہے نماز صحابہ کے لیے بہت قیمتی چیز تھی اور اس کی راہ میں حائل ہونے والی کسی چیز کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ ایک مرتبہ اپنے باغ میں مصروف نماز تھے کہ ایک چڑیا پر نظر پڑی۔ اس کی رنگت اس قدر خوشکن تھی کہ دیر تک اسے دیکھتے رہے۔ نماز سے توجہ ہٹ گئی اور یہ بھی بھول گئے کہ کتنی رکعت باقی ہیں اور کتنی پڑھ چکے ہیں۔ اس سے آپ کو اس قدر قلبی اذیت پہنچی کہ آپ نے فیصلہ کر لیا کہ یہ باغ چونکہ میرے لیے فتنہ روحانی کا موجب ہوا ہے اس لیے اسے صدقہ کر دوں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سارا واقعہ بیان کیا اور باغ صدقہ کر دیا۔

اسی طرح ایک اور صحابی نے جو نماز پڑھتے ہوئے کھجور کی فصل کو دیکھتے ہوئے بھول گئے کہ کتنی رکعت ادا کر چکے ہیں۔ اپنا باغ محض اس وجہ سے کہ وہ ان کی نماز میں غفلت کا موجب ہوا اسے صدقہ کر دیا۔ باغ اس قدر قیمتی تھا کہ حضرت عثمانؓ نے اسے پچاس ہزار درہم میں فروخت کیا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

حضرت انسؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپ قیام و سجدہ کو اس قدر لمبا کرتے تھے کہ لوگ سمجھتے بھول گئے ہیں۔ یہ ان کی اکیلی نماز کے متعلق ذکر ہے۔ ورنہ جب کسی نماز میں انسان امام ہو تو اس وقت شریعت کا حکم ہے ہلکی نماز پڑھائے تاکہ بیمار اور دوسرے لوگ اُکتا نہ جائیں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

عرب میں جس شدت کی گرمی پڑتی ہے اُس سے ہم بخوبی واقف ہیں۔ نماز ظہر اس وقت ادا کی جاتی تھی جب سورج کی تمازت پورے جوبن پر ہوتی۔ اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا اور مسلمانوں کی غربت کا یہ عالم تھا کہ مسجد پر چھت تک نہ تھی۔ پتھریلی زمین توے کی طرح تپ جاتی تھی۔ صحابہ کرامؓ اسی زمین پر نماز پڑھنے کے لیے بڑے شوق کے ساتھ جمع ہوتے تھے۔ کنکریاں اٹھا کر ان پر پھونکیں مار مار کر پہلے ان کو ٹھنڈا کرتے اور پھر سجدہ کی جگہ پر رکھ لیتے اور ان پر سجدہ کرتے تھے۔

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نماز ظہر سے زیادہ کوئی نماز ہم پر مشکل نہ تھی لیکن پھر بھی اس میں غفلت نہ ہوتی تھی۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

جو نوجوان آج کل مسقف اور فرش سے آراستہ برقی پنکھوں کے نیچے بھی مساجد میں آکر نماز ظہر ادا کرنے میں تامل کرتے ہیں وہ اگر صحابہ کرام کے اس شوق پر نظر کریں تو شرم سے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

نماز سے تہجد کا سفر، قُربِ خداوندی کا حصول

امتہ المتین_____سرے ساؤتھ، وینکوور

"ایک لاڈلی عبادت جو اپنی بات منوا کر رہتی ہے"۔

مسلمانوں کے لیئے نماز ایک بنیادی عبادت ہے اور پانچ ارکانِ اسلام میں سے ہے جو سب مسلمانوں پر فرض ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔ جس طرح دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی دُعائیں ایک حرارتِ ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر بڑے بڑے کام بن جاتے ہیں۔

نماز کے احکام اور اُن کی اہمیت کا ثبوت ہمیں قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث سے ملتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ۔ نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز کی چار قسمیں ہیں 1) فرض۔ 2) واجب۔ 3) سنت۔ 4) نوافل

نفل نماز کا پڑھنا کارِ ثواب ہے۔ اس سے مدارجِ روحانی میں ترقی اور فرض نماز کی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور مقرب بن جاتا ہے۔

یُوں اللہ تعالیٰ نے بندے کو قربت میں بڑھانے کے لیئے فرض نمازوں میں سے تین نمازوں یعنی ظہر، مغرب اور عشاء میں فرض و سنت کے بعد دو دو نفل بھی پڑھنے کی راہ بتائی۔ یُوں فرائض اور سنت کی ادائیگی کے ساتھ نوافل کی تحریک رفتہ رفتہ انسان کو نماز تہجد کی طرف کھینچنے کا ذریعہ بنی۔

نماز تہجد تمام نوافل میں سب سے زیادہ اہم نماز ہے۔ جس کے ذریعہ قرب الٰہی میں بے حد ترقی ہوتی ہے۔ اس نماز کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۸۰﴾ (بنی اسرائیل:80)

اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجّد پڑھا کر۔ یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہو گا۔ قریب ہے کہ تیرا ربّ تجھے مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

تہجد کی آٹھ رکعات ہیں۔ تہجد کی نماز نصف شب کے بعد بیدار ہو کر پڑھی جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نصف رات کے کچھ دیر بعد یا کبھی رات کے پچھلے پہر اُٹھتے، اللہ کی تعریف بیان کرتے، مسواک کرتے، پھر وضو کرتے اور نماز تہجد میں مشغول ہو جاتے تھے۔

تہجد کی نماز میں اپنی دلی کیفیت کے مطابق قرآنی آیات پڑھی جاسکتی ہیں۔ مثلاً دل میں عجز و نیاز کی کیفیت ہو، لمبی سورتیں پڑھی جائیں اور بیماری، کمزوری، تھکاوٹ وغیرہ کی صورت میں چھوٹی یا درمیانی سورتوں کی تلاوت کی جائے۔

وِتر نمازِ تہجد کا حصہ ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز بالعموم دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے پھر آخر میں تین رکعت وِتر ادا فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ رِہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اُس کو جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اُس کو دُوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اُس کو بخش دوں!

(ترمذی کتاب الدعوات)

نماز تہجد دراصل قبولیت دُعا کا وقت ہے۔ اس لیے اس وقت جو بھی مانگا جائے وہ دنیا و آخرت میں ضرور ملے گا۔

رات کی خاموشی کے آنسو کسی ضدی بچے کی طرح رب کی بارگاہ میں اپنی بات منواتے ہیں۔ اللہ اس لاڈلے کی بات ردّ نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز تہجد کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔ اس لیے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں۔ وہ دو ہی رکعت پڑھ لے، کیونکہ اُس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں"۔ (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 182)

اللہ تعالیٰ نے نماز کی فرضیت قائم کر کے انسان پر احسان کیا۔ جس کا حق ادا کرنے کے لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم فرض نمازوں کا بھرپور اہتمام کریں۔ فرض نماز کے بعد سنتیں اور پھر نوافل آتے ہیں۔ تہجد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی

لگایا جاسکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں اور بیوی کو پانی کے چھینٹے مار کر ایک دوسرے کو تہجد کے لیئے جگانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز آپؐ صحابہؓ کو تاکید فرماتے کہ چاہے دو رکعت ہی تہجد پڑھو۔ لیکن پڑھو ضرور۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تقریر ذکرِ الٰہی میں نماز تہجد کے لئے جاگنے کے لئے تیرہ طریق بتائے ہیں سو اگر یہ چاٹ لگ جائے تو کوئی دُنیاوی رغبت اس سے ہمیں ہٹا نہیں سکتی۔

نماز تہجد کی اہمیت سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ اپنی تقریر ذکرِ الٰہی میں فرماتے ہیں۔

"نوافل کے ادا کرنے کی طرف پوری توجہ نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان لوگوں نے ذکر اللہ کے اس طریق ذکر کے فوائد کو سمجھا نہیں۔ وہ فرائض ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے کام پورا کر لیا"۔

نیز فرمایا کہ

"اس سے آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ خدا نے نوافل کا کتنا بڑا درجہ رکھا ہے۔ اور نوافل پڑھنے والے کا کتنا بڑا مقام ہے۔ گویا اس کے ذریعے خدا تعالیٰ انسان کو اس حد تک پہنچا دیتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اندر لے لیتا ہے"۔

(تقریر ذکر الٰہی از حضرت مصلح موعودؓ 28 دسمبر 1916 بمقام قادیان)

آخر شب آنسو اللہ کا قُرب ہیں۔ انسان کا اللہ سے قریب ترین رشتہ آنسوؤں کا ہے۔ اگر سجدہ بھی ہو اور آنسو بھی ہوں تو یہ بہت ہی پیارا تقرب ہو گا اور یہ بہت بلند مقام ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں ہر رنگ عبودیت سکھاتے ہوئے اپنا قُرب عطا کرے تا ہماری زندگیاں خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار گزریں۔ آمین۔

جواب: ایک خاص Theme کے الفاظ

TIDE, SAND, TOWEL, SHELL, PICNIC, BEACH, COOLER

جواب: بوجھو تو جانیں

(1) گنجے تو پہلے سے گنجے ہیں۔ (2) جہاز کا لنگر (anchor)۔ (3) پلیٹ۔ (4) میاں اور بیوی۔

C=13 , B=96, A=40 (5)

خواہشیں

امتہ المتین رفیق - کیلگری نارتھ ویسٹ

جو ملیں مجھے تو کہوں انہیں روز حشر نہ میرا حساب ہو
جو حساب ہو کچھ اس طرح کہ شکریہ میرا جواب ہو
کبھی وہ ملیں کچھ اس طرح کہ شرم سے نظریں نہ اُٹھ سکیں
مگر وہ دیکھیں کچھ اس طرح کہ مجھ کو ہی حاصل ثواب ہو
میرے ارد گرد کی رنگینیاں نہ جکڑ سکیں مجھے سحر میں
جو چھڑا دے مجھ کو تجھ سے نہ نصیب ایسا شباب ہو
وہ ہجر اُن کا نصیب ہو جو کرے لمحہ لمحہ مجھے دربدر
مجھے سب قبول ہے مہرباں گر میرے نام تیرا خواب ہو
وہ سلام شوق عرض ہو کہ سر بزم نگاہیں جو مل گئیں
وہ آ کے پوچھیں حال دل فقط آنسو اسکا جواب ہو
کروں رُوبرو بیاں انہیں جو اپنے دل کی خواہشیں
وہ دیکھ لیں کچھ اس طرح کہ اسی میں سارا جواب ہو
وہ سانچہ مجھ کو نصیب ہو کہ ڈھلوں مَیں تیری چاہ میں
میرے مہرباں میری زندگی تیرے نام سارا انتساب ہو
وہ رات مجھ کو نصیب ہو کہ وہ دیکھ رہا ہوں کتاب میں
میرا نام سرورق ہو جو اس کے ہاتھ میں کتاب ہو

وقت پر نماز ادا کرنے کی برکات

دُردانہ نوید_____مارٹن ڈیل، کیلگری

جس طرح کائنات کا تمام نظام خدا کے حکم سے وقت کی پابندی کے ساتھ چل رہا ہے' چاند اور سورج اپنے اپنے مقررہ وقت پر نکلتے اور غروب ہوتے ہیں۔نہ دن رات سے پہلے آسکتا ہے اور نہ رات دن سے پہلے۔اِسی طرح خُدا نے انسان کو بھی پانچ وقت بَروقت نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

چُنانچہ اللہ تعالیٰ قُرآن پاک میں فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا (النسا:104)

ترجمہ:یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مُقرّرہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

نماز ارکانِ اسلام میں سے دوسرا رُکن ہے اور شرائطِ نماز میں سے پہلی شرط نماز کو بَر وقت ادا کرنا ہے۔آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث جو حضرت عبدُ اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا! وقت پر نماز پڑھنا۔میں نے عرض کی' اِس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا!ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔میں نے عرض کی' اِس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری کتاب الجھاد باب فضل الجھاد والسیر)

حضرت مسیح موعودؑ وقت پر نماز ادا کرنے اور اُس کی برکات کا ذِکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"نماز خُدا کا حق ہے اِسے خوب ادا کرو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔وہ کافر اور مُنافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شُروع کرنے سے ہمیں فلاں فلاں نُقصان ہوا ہے۔نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے'جو اِسے منحوس کہتے ہیں اُن کے اندر خُود زہر ہے۔جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی اِن کو نماز کا مزا نہیں آتا۔یہ دین کو دُرست کرتی ہے'اَخلاق کو دُرست کرتی ہے' دُنیا کو دُرست کرتی ہے۔نماز کا مزا دُنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔لذّاتِ جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر اِن کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مُفت کا بہشت ہے جو اِس (یعنی نماز) سے مِلتا ہے۔قرآن شریف میں دو جنّتوں کا ذکر ہے'ایک اِن میں سے دُنیا کی جنّت ہے اور وہ نماز کی لذّت ہے"۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 591-592)

وقت پر نماز ادا کرنے والا اِنسان جب دن میں پانچ مرتبہ وُضو کرتا ہے تو اُسے تقویٰ اور طہارت حاصل ہوتی ہے۔وقت پر نماز ادا کرنے والے کو اپنے دوسرے کام بھی وقت پر کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔اِس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃُ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں "ایک چیز ہے جس پر اگر زور ہو تو میرا خیال ہے کہ جماعت تباہی سے بچ جائے گی' وہ نماز با جماعت کی ادائیگی ہے۔اِس سے وقت کی پابندی لازِم ہو گی اور پھر اِس سے ہر کام بَروقت ہو گا"۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 تا17 فروری2000)

حضرت خلیفۃُ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔

"میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں'بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کا ہے'(۱) :وقت پر نہیں پہنچتے (۲):جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے (۳): سُنن اور واجِب کا خیال نہیں کرتے۔کان کھول کر سُنو جو نماز کا مُضیع ہے اُس کا کوئی کام دُنیا میں ٹھیک نہیں"۔ (خُطباتِ نُور جلد دوم ص97-98)

پاکبازی اور طہارت' وقت کی پابندیاں
قدر دانوں کو سبق ایسے پڑھاتی ہے نماز

اِنسان کمزور پیدا کیا گیا ہے'وہ وقت پر نماز نہ پڑھنے کے کئی عُذر تراشتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی۔(البقرہ:239)

یعنی اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بِالخصوص مرکزی نماز کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صلوٰۃِ وُسطٰی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"ہر وہ نماز جو عین مصروفیات کے درمیان میں آئے وہ صلوٰۃِ وُسطٰی ہے۔جتنی مصروفیت زیادہ ہو اُتنی اُس نماز کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے"۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اکتوبر 1997ء)

محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا ایک واقعہ ہے کہ ملکہ برطانیہ سے ملاقات تھی۔ملکہ سے ملاقات دنیاوی لحاظ سے بڑی بات تھی۔دورانِ ملاقات حضرت چوہدری صاحب کو یہ پریشانی لاحق ہوئی کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے کہیں گزر ہی نہ جائے' چنانچہ ایک دم خیال آیا کہ گھڑی دیکھ لوں لیکن ملکہ

کی ناراضگی کا بھی خیال تھا۔ موقع پا کر گھڑی دیکھی اور عین اُس وقت جب آپ گھڑی دیکھ رہے تھے ملکہ نے پلٹ کر آپ کی طرف دیکھ لیا اور آپ سے اِستفسار کیا کہ کیا کوئی اور بھی اپوائنٹمنٹ ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ ملکہ کے پوچھنے پر آپ نے بتایا کہ وہ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اُس کے ساتھ اپوائنٹمنٹ ہے۔ بہر حال جب ملکہ کو علم ہوا کہ نماز کا وقت ہے تو اُس نے اپنے ملازم کو بُلا کر ہدایات دیں کہ مکرم چوہدری صاحب کے نماز پڑھنے کا بندوبست کیا جائے اور اُٹھ کر چلی گئیں اور جب نماز ختم ہوئی تو پھر تشریف لے آئیں اور ملاقات جاری رہی۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصرِہِ العَزِیز) وقتاً فوقتاً ہماری توجّہ نماز کی ادائیگی کی طرف کرواتے رہتے ہیں، چُنانچہ آپ 6 اپریل 2004 کو مختلف جگہوں سے بینن آئے ہوئے وفود سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

”پانچ وقت بیوتُ الذِکر میں جا کر نمازیں ادا کی جائیں۔ مزدور اپنے کام پر نماز ادا کریں لیکن یاد رکھیں وقت پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ نمازوں کی ادائیگی آپ نے نہ صِرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی عادت ڈالنی ہے۔ گھر کا ہر فرد نماز ادا کرنے والا بن جائے۔ اگر کسی سے نماز چھوٹ جائے تو اُس کو بے چینی پیدا ہونی چاہئے کہ میں نماز ادا نہیں کر سکا“۔

(مشعلِ راہ جلد 5 حصہ اول ص 153)

ایک اور موقع پر آپ اَیَّدَہُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں۔

”تمہاری فلاح اور ترقّی خدا کے ساتھ تعلق میں ہے اور اِس کا بہترین ذریعہ وقت پر نمازوں کی ادائیگی اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ اگر آپ میں سے ہر ایک نیکی کو قائم کرنے والا اور بُرائی کو رَد کرنے والا اور نمازوں کو قائم کرنے والا بن جائے تو سمجھ لیں کہ آپ کامیاب ہو گئے“۔ (الفضل 30 اگست 2003)

خدا تعالیٰ ہم سب کو بَروقت نماز قائم کرنے والا بنائے۔ آمین۔

اے خدا ہم کو عطا کر اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں جو جو بھی لاتی ہے نماز

نماز کیا ہے؟

عائشہ صدف۔ سرے ساؤتھ، وینکوور

(از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 31 اکتوبر 1987ء)

1. نماز خدا کا حق ہے اِسے خوب ادا کرو۔
2. نماز کا دوسرا نام دُعا بھی ہے۔
3. نماز گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔
4. نماز ایک معراج ہے۔
5. نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔
6. نماز مشکلات کی کنجی ہے۔
7. نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔
8. نماز بڑے بھاری درجے کی دعا ہے۔
9. انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔
10. محبتِ الٰہی سے بھری ہوئی یادِ الٰہی کا نام نماز ہے۔
11. نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔
12. نماز کیا ہے یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔
13. خدا تعالیٰ کی محبت اس کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔
14. نماز کیا ہے ایک دعا ہے جو درد، سوزش اور رقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے۔
15. خدا تعالیٰ کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔
16. پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔
17. نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور رقت کے ساتھ خدا کے حضور میں کرتا ہے۔

نماز کو سنوار کر کیسے پڑھا جائے

صبیحہ حنا_____لیک شور۔ ونڈسر

نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کو اگر دِلی خوشی کے ساتھ مقررہ اوقات پر ادا کیا جائے تو ایک روحانی سکون حاصل ہوتا ہے جو تمام جسمانی عوارض کا خاتمہ کر کے ہمیں چاک و چوبند کر دیتا ہے۔ تاہم اس کیلئے درج ذیل باتوں کو مدّ نظر رکھنا ضروری ہے۔

1-پُر سکون جگہ کا انتخاب

وضو کرنے کے بعد سب سے اہم مرحلہ پُر سکون جگہ کا انتخاب ہے۔ آدمیوں کیلئے تو بہر صورت باجماعت نماز فرض قرار دی گئی ہے۔ مگر جس نے بھی گھر پر نماز ادا کرنی ہو تو ایسی جگہ چُنی جائے جہاں خاموشی ہو اور پوری توجہ سے عبادت کی جاسکے۔

2-خدا کی وحدانیت پر یقین

اگر خدا کی وحدانیت پر پورا یقین ہو اور انسان ہر قسم کے شرک سے پاک ہو تو خود بخود دل چاہتا ہے کہ پوری توجہ سے اُس ایک خدا کے حضور حاضری دی جائے اور اُسی سے ہر فضل مانگا جائے نیز نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال ہر وقت دامن گیر ہو کہ میں خدا کو دیکھتا ہوں یا کم از کم یہ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔

3-ضروری کاموں سے فراغت

جائے نماز پر کھڑا ہونے سے پہلے اگر تمام ضروری کام نپٹا لئے جائیں تو پوری توجہ سے اور انہماک سے نماز ادا کی جاسکتی ہے اور اِس طرح پورا دھیان نماز کی طرف رہتا ہے۔

4-مطالب پر غور کرنا

نماز کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر ادا کیا جائے۔ نماز کے عربی الفاظ کے ساتھ ساتھ اُس کے ترجمے کو سوچ کر نماز ادا کرنے سے اِسے سنوارنے میں بہت مدد مل سکتی ہے اور دورانِ نماز دھیان اِدھر اُدھر جانے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔

5-سورۃ فاتحہ کی تکرار

نماز کو سنوار کر پڑھنے کیلئے لازمی ہے کہ سورۃ فاتحہ کی آیات کو بار بار دہرایا جائے۔ ایسا کرنے سے خدا دلوں کو اپنی ذات کی طرف پھیر لیتا ہے اور پوری توجہ نماز میں قائم ہو جاتی ہے۔

6-اپنی زبان میں دعا مانگنا

یہ ضروری ہے کہ عربی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی زبان میں بھی خدا سے دعائیں مانگی جائیں اور اس کی بہترین حالت سجدہ کی حالت ہے۔ ایسا کرنے سے سوز و گداز کی حالت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ دعاؤں کی قبولیت کیلئے بہت ضروری ہے۔

قرّۃ اعین

- فرحت بشارت صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب حلقہ بریڈفورڈ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد 17 دسمبر 2018 کو ایک اور بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت "بشریٰ سطوت" نام تجویز فرمایا ہے۔
- عالیہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ ذیشان رازق صاحب حلقہ بیری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم اکتوبر 2018 کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "ھبۃ الرزاق" تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچی مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب کی پڑپڑنواسی ہے اور مکرم محمد محی الدین عبد القادر صاحب (مرحوم) سابق امیر جماعت سری لنکا کی پڑپوتی ہے۔
- عطیۃ الحیٔ صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب حلقہ سرے ساؤتھ، وینکوور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 29 نومبر 2018ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "رجیل مبرور" تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ امتہ المتین صاحبہ آف ربوہ کا نواسہ ہے اور بشریٰ صدیقہ صاحبہ آف ربوہ کا پوتا ہے۔

یہ تمام بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ بہنوں سے ان تمام بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نماز میں دل لگانے کے طریقے

عفت یاسمین_____مارکھم

پیاری بہنو! نماز وہ خوبصورت عبادت ہے جو ایک مسلمان کو سکھائی گئی۔ نماز کے آداب، اس کے ارکان، اس کے واجبات و فرائض، نوافل ہر صورت خوبصورت اور بے شمار خوشبوؤں سے معطر کر دینے کا ذریعہ ہیں۔

ربّ العالمین نے بندے سے محبت میں اُس کو ہر مقام پر رنگِ عبودیّت سکھانے کے راستے نماز کے ذریعہ متعین کر دیئے۔ تاکہ کوئی کمزور بھی نماز میں دل لگانے کو مشکل راہ خیال نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔(الذاریات:57)

اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اب انسان جب عبادت کے لئے ہی پیدا ہوا ہے تو ضروری ہے کہ عبادت میں لذّت اور سرُور بھی حد درجہ غایت رکھتا ہو۔

نماز میں لذّت پیدا کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست نماز کے بعد دعا نہ کریں اور وہ لذّت اور حضور دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں"۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 92)

پھر آپؑ فرماتے ہیں

"نمازوں میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تکرار بہت کرو۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ خدا کے فضل اور گم شدہ متاع کو واپس لاتا ہے"۔(الحکم 1 نومبر 1902)

اس طرح پروردگار نے بندے کی راہ سنورانے کے لئے سورۃ فاتحہ سکھائی۔ پھر بندے کے لیے راتوں کی گریہ وزاری کو، دن میں 12 نوافل پڑھنے والے کو اپنی عبادت میں دل لگانے کا ذریعہ پیدا کرنے کا راستہ بنا دیا اور ایک عبادت گزار کو اُس کی مشقتوں میں باقاعدگی پالینے کے لیئے ایک اور نصیحت فرمائی۔

آپؑ نے فرمایا:

پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اُس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے اور تھکنا مناسب نہیں، آخر اِسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔ دیکھو کس قدر پانی کے لئے زمین کو کھودنا پڑتا ہے۔ جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں، اِسی لئے اِس ذوق کو حاصل کرنے کیلئے استغفار کثرتِ نماز، دعا و مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔(ملفوظات جلد سوم، صفحہ 903)

نماز میں لذّت اور ذوق حاصل کرنے کے لئے یہ دعا کرے، اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اِس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں، میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاؤں گا، تُو ایسا شعلۂ نُور نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اِس قسم کی دعا مانگے گا اور اِس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اُس پر ایسا آئے گا کہ اُس کی بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اُس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 616)

نماز معرفت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ سو جب انسان ایسے طریق اپنائے گا جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے محبت اور قرب حاصل ہو سکے تو خود بخود نماز میں دل لگانے کے راستے متعین ہوتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نماز میں دل لگانے کے لیئے ایک بہترین دُعا سکھائی جو نہ صرف انسان کے لیئے راستۂ نجات ثابت ہوتی ہے بلکہ نماز کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی اس دُعا کا وِرد باعث اطمینان ہے۔ یہ بہترین دُعا سُورۃ فاتحہ ہے۔

"سورۃ فاتحہ کا وِرد نماز میں بہتر ہے۔ نمازِ تہجّد میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ کے لفظی ترجمے کی خشوع و خضوع سے تکرار کریں اور اپنے دل کو نزولِ انوارِ الٰہیہ کے لئے پیش کریں اور کبھی تکرار آیت اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی کیا کریں۔ اِن دونوں آیات کی تکرار انشاء اللہ القدیر تنویرِ قلب و تزکیۂ نفس کا موجب ہو گی"۔(الحکم 24 جون 1903 صفحہ 3)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس نصیحت پر مضمون ختم کرتی ہوں۔

"کاش لوگوں کے دل میں پڑ جائے، دیکھو ایک عمر گزرتی جا رہی ہے غفلت کو چھوڑ دو اور تضرّع اختیار کرو۔ اکیلے ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 661)

حُسنِ اخلاق انسانیت کی معراج

سمیرا داؤد_____ویسٹن از لنگٹن

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حیوانِ ناطق بنا کر پیدا کیا ہے یعنی ایک ایسی ہستی جو بول کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کر سکتی ہے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار بانگ دہل کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کے لئے اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں اور زمین و آسمان کے رازہائے سربستہ مسخر کر دیئے ہیں وہاں اس پر کچھ فرائض بھی عائد کئے ہیں جو ہمیشہ سے آسمانی صحیفوں میں مذکور چلے آتے ہیں۔ جن میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تخصیص کر دی گئی ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر حقوق اللہ ادا ہی نہیں ہو سکتے کیونکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ہی اللہ کی ذات تک پہنچنے کا راستہ مخفی ہے۔

قرآن کریم میں اعلیٰ انسانی اخلاق کی تعلیم حضرت لقمانؑ کی زبانی ان کے اپنے بیٹے کو نصائح کی صورت میں اس طرح دی گئی ہے کہ سب سے پہلے حقوق اللہ کے ضمن میں نماز کے قیام کی نصیحت ہے اور پھر غصے سے لوگوں سے پیش آنے اور تکبر کی سخت ممانعت کی وصیت کی گئی ہے۔ ہم عام زندگی میں مشاہدہ کریں تو تکبر اور غصہ لازم و ملزوم نظر آتے ہیں۔ ہر شخص جو متکبر ہو گا وہ جلد غصے میں آجانے والا، بدزبان اور شیخی خور ہو گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکبر کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے بھی بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ عموماً بڑے آدمی چھوٹے آدمی کی اور طاقتور کمزور کی دل آزاری کرتے ہیں ۔ کہتے ہیں کہ تلوار کا گھاؤ بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم نہیں بھرتا۔ ہمارے دین میں دل آزاری، ظلم اور زیادتی کی مذمت کی گئی ہے اور پکڑ بھی مقرر کی گئی ہے۔

دنیا میں امن اور صلح و آشتی کی بنیاد رکھنے میں ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم اسوہ رسول ﷺ پر حتیٰ الوسع عمل کرنے والے نہ ہوں اور اپنی زندگیوں میں ان تعلیمات کو رائج نہ کریں جو آپؐ لے کر آئے ہیں۔

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ (مؤطا امام مالک الکتاب الجامع)

حضرت سعد بن ہشامؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی کہ اے ام المؤمنین مجھے آنحضرتؐ کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور پڑھتا ہوں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے۔

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

آنحضرت ﷺ کی بعثت کی پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہؓ کا بے ساختہ خطاب آپؐ کی سیرت کا حقیقی آئینہ ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ بے کس لوگوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ اور وہ نیکیاں جو مٹ چکی ہیں وہ بجالاتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور سچی ضروریات پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ (بخاری باب بدء الوحی)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جلسہ سالانہ جاپان 13 مئی 2006ء کے اختتامی خطاب میں فرمایا۔

’’پہلی اور بڑی اہم بات یہ ہے کہ یاد رکھیں بندے کے بندے پر جو حقوق ہیں انکی بڑی اہمیت ہے اور یہ جذبہ اُس وقت حقیقت کا روپ دھارتا ہے جب ہر انسان کے دل میں دوسرے کے لئے پیار اور ہمدردی کا جذبہ ہو۔

جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قسم کی ایذا دہی، مخالفت، بغض اور دشمنی کے باوجود کبھی بددعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے بلکہ ہر تکلیف، دکھ اور ایذا دیئے جانے پر بھی آپؑ نے اپنی پیشانی آستانہ مبارک پر جھکائی اور بنی نوع انسان کے لئے اپنے دل میں بے پناہ ہمدردی دکھائی۔

یہ درست ہے کہ کسی تعلیم کا ارفع ہونا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک اس پر عمل نہ ہو۔ حسن تعلیم کے ساتھ حسن عمل ضروری ہے اور حسن عمل ہی سے انسان تسکین اور طمانیت سے زندگی گزار سکتا ہے۔ خدا کرے ہمارا احمدی معاشرہ ان تعلیمات پر کماحقہٗ عمل کرنے والا ہو۔ آمین۔

قبولیت دُعا کے معجزات

طاہرہ خرم_____بریمپٹن ایسٹ

قبولیتِ دعا کے واقعات سوچتے سوچتے میں بہت پیچھے چلی گئی اور بچپن اور لڑکپن کے سہانے دور نے گھیر لیا۔ اِن قبولیتِ دعا کے واقعات سے پہلے یہ تسلیم کر لینا ضروری ہے کہ میرے زندہ خدا کے اوصافِ کریمانہ کا اِن میں سراسر ہاتھ ہے ورنہ مُجھ حقیر کی ذات کوئی معنی نہیں رکھتی۔ وہ خدا جو سمیع و بصیر ہے' جو ہماری شہ رگ کے بھی قریب ہے کیسے مُمکن ہے کہ وہ دِلوں کے بھید نہ جان سکے۔

1996ء میں پاکستان سے بیرونِ مُلک کا سفر اُس پاک خدا کی ذات کی قبولیتِ دعا کا بڑا نشان تھا۔ چند سال قبل دِل میں اُٹھنے والی اِس خواہش کو جو کبھی لبوں پر بھی نہ آئی تھی' صِرف دھڑکتے دل کی آواز اُس بزُرگ و برتر نے یُوں قریب ہو کر سُنی کہ بظاہر کوئی راستہ نکلنے کا نظر میں نہ تھا' مگر یوں اسباب یکے بعد دیگرے پیدا کئے کہ ہم اپنی دِینی افزائش کے لئے جرمنی آ گئے۔ ظاہری اسباب کی کمی کے باوجود ہمارے رحیم و کریم خدا نے ذہنی اور قلبی سکون عطا کئے رکھا۔ دِن بدِن بدلتے حالات اور کٹھن شب و روز کے باوجود ایک یقینِ مُحکم تھا کہ وہ خدا ہمیں تنہا نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی رُسوا کرے گا۔ بہتر حالات کے اِنتظار میں پانچ سال بِیت گئے جو ہم نے بہت صبر اور محبّتِ الٰہی میں گزار دیئے۔

پھر 2001ء میں جرمنی سے کینیڈا کا سفر حاملہ ہونے کی حالت میں اپنے دو بیٹوں کو لے کر اکیلے کرنا میرے مہربان خدا کی ذات کا ایک اور کرشمہ تھا۔ 11/9 سے صِرف دس دن پہلے ہم امریکہ کے بارڈر پر ٹیکسی کے انتظار میں کھڑے تھے۔ اگرچہ میرے بہنوئی اور بہن ہمیں پیس برِج (Peace Bridge) سے کچھ دور تک چھوڑنے آئے اور ٹیکسی ڈرائیور سے کینیڈین بارڈر جانے کا طے کیا' مگر اللہ بھلا کرے اُس ڈرائیور کا جِس نے ہمیں کینیڈین کی بجائے امریکن بارڈر پر ہی چھوڑ دیا۔ ہم نے کچھ گھنٹے وہاں گُزارے۔ آفیسرز نے بچوں کو گرم سویٹرز دیئے' ناشتہ دیا اور ٹیکسی کو کال کی۔ میں ٹیکسی کے نہ آنے پر خود باہر آئی تو وہاں کھڑے دو انجان میاں بیوی سے سلام دعا ہوئی۔ اُنہوں نے بچوں کو پیار کیا اور میں نے اُن سے پُوچھا کہ کینیڈین بارڈر کس طرف ہے؟ اُنہوں نے ایک اشارے سے بتایا کہ اِس پُل کے اُس طرف ہے۔ میں کچھ دیر اُدھر کھڑی رہی اور اِسی شش و پنج میں تھی کہ کیا کیا جائے اِتنے میں وہ جوڑا پھر ہمارے پاس آیا اور اُنہوں نے ایک گول کئے نوٹوں کے رول کو میری طرف کِیا اور کہا یہ رکھ لیں' میں نے انکار کر دیا۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ یہ بچوں کے کام آئیں گے آپ رکھ لیں۔ میرے مسلسل انکار پر بھی اُن کا اصرار بڑھتا چلا گیا لہٰذا چار و ناچار وہ نوٹوں کا رول مجھے رکھنا پڑ گیا اور اُسے میں نے اُسی حالت میں بِنا دیکھے پرس میں رکھ لیا۔

اِسی اثنا میں میں نے فیصلہ کِیا کہ پیس برِج کو پیدل ہی کراس کر لیا جائے' لہٰذا میں نے اپنے بچوں کو چھوٹی ٹرالی پکڑائی اور اپنے آگے آگے پُل کے کنارے بنی سائیڈ واک (Side Walk) پر چلنے کا کہا اور اُنہیں اونچی اونچی یہ دعا پڑھنے کو کہا: رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِیْ۔

لہٰذا اِسی دعا کا ورد کرتے کرتے ہم پُل کے اِس طرف سے اُس طرف جا پہنچے۔ کینیڈین جھنڈا میں نے اُس دن سے قبل نہ دیکھا تھا مگر اُس پر نظر پڑتے ہی دل میں سکون کی ایک لہر دوڑ گئی اور میرے دل سے ایک آواز نکلی کہ اب ہم کینیڈا میں ہیں۔ امیگریشن سے فارغ ہو کر ہم نے بس پکڑی اور ٹورانٹو پہنچ گئے۔ امی جان' ابو جان اور چھوٹی ہمشیرہ لینے کے لئے Subway پر منتظر تھے اور ہم اُن کے ہمراہ گھر پہنچ گئے۔ اِس سارے سفر میں اکیلی حاملہ عورت دو بچوں کے ساتھ پُر سکون ہو کر اپنی منزل پر گامزن تھی تو اُس کا زندہ خدا اور ماں باپ کی دعائیں اُس کے ہمرکاب تھیں۔

گھر پہنچ کر خیال آیا کہ وہ پیسے جو اُن میاں بیوی نے دیئے تھے دیکھوں تو سہی۔ لہٰذا جب میں نے پرس سے وہ گول کیا ہوا رول نکالا تو اُس میں تقریباً تین سو امریکن ڈالر تھے جو بِلا شبہ خدا کی طرف سے بھیجی گئی مدد تھی۔ خُدائے ذُوالجلال کی عنایات کا یہ آغاز تھا جو حقیر مجھ ناچیز پر شروع ہوئی تھیں۔

اپنے مضمون کے اختتام پر ایک حالیہ واقعہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ 2018ء میں مجھے ایک طویل دورانیہ کی سرجری سے گزرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے

قبولیتِ دعا کے ایمان افروز واقعات

توکل علی اللہ اور قبولیت دُعا، دو ایسے مضمون ہیں جو ہر احمدی کی زندگی میں ایک اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ رسالہ النساء کے لیئے جن بہنوں نے اپنی زندگی کے کچھ واقعات بھجوائے۔ وہ پیشِ خدمت ہیں۔

خالدہ ظفر ــــ بریمپٹن سپرنگ ڈیل

یہ ایمان افروز واقعہ میری ساس صاحبہ مکرمہ ثریا صاحبہ نے بتایا ہے۔ وہ ذکر کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ اُن کے بڑے بیٹے چھ سات ماہ کی عمر میں بہت زیادہ بیمار ہوگئے اور دست کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ کسی طرح آرام نہیں آرہا تھا۔ ایک رات نماز تہجد کے وقت اُنہوں نے بہت رقت سے دُعا کی پھر خواب میں دیکھا کہ گلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ گزر رہے ہیں۔ آپ ان کو سلام کرتی ہیں، پوچھتے ہیں کہ پریشان لگ رہی ہو۔ مَیں کہتی ہوں کہ رفیع ٹھیک نہیں ہو رہا۔ آپ نے فرمایا پریشان نہ ہو۔ سبز الائچی کے دانے چینی میں پیس کر تین دن ایک چٹکی کھلا دینا۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔ صبح اُٹھ کر انہوں نے وہ سفوف تیار کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تین دن میں بیٹے کو آرام آگیا۔ اُس دن کے بعد جب بچوں کو تکلیف ہوتی وہ یہ سفوف تیار کر لیتیں۔ یہ واقعہ اس لیئے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ اپنے سسرال میں صرف وہ اور ان کے شوہر احمدی تھے۔ ان کا خلافت سے اطاعت اور محبت کا گہرا رشتہ تھا۔ خاندانی مخالفت کا بھی سامنا تھا۔ ایسے میں پیارے خلیفہ کا اپنے بندے کو خواب میں بچے کا نسخہ تجویز کرنا اور اُس نسخے کا معجزانہ طور پر اثر دکھانا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسی طرح اس پیاری جماعت کے ثمرات و برکات سمیٹنے والا بنائے۔ آمین۔

صبیحہ سوسن ــــــ مارکھم

میرے بچپن کا واقعہ ہے ابھی میں ناصرات میں شامل ہوئی تھی اور باقاعدہ اجلاسوں پر جاتی تھی۔ ایک دفعہ سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ ہمیں جو بھی ضرورت ہو جو چیز بھی چاہیئے ہو چاہے ایک تسمہ ہی ہو اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیئے۔

اگلے دن اسکول گئی تو ٹیچر نے کلر پنسل لانے کا کہا۔ میں نے گھر آکر امی کو نہیں بتایا کہ کلر پنسل لینی ہے اور نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کلر پنسل چاہئیں سکول لے کر جانی ہیں۔ کچھ دن بعد پھر اجلاس پر گئی تو مجھے اجتماع کا پرائز ملا۔ گھر آکر کھولا تو کلر پنسل تھیں۔ میں بہت خوش تھی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے دعا سنی اور میری ضرورت پوری کر دی۔ پھر امی کو بتایا کہ مجھے کلر پنسل کی ضرورت تھی آپکو نہیں بتایا اور سیکرٹری کی بات سنائی اور کلر پنسل دکھائی۔

امی نے پیار کیا اور کہا بیشک اللہ ہر ضرورت پوری کرتا ہے لیکن امی کو بھی بتا دیا کرو۔

(بقیہ از صفحہ 22)

خاص فضل سے آپریشن کامیاب رہا۔ اگلے روز تکلیف کی شدّت نے جب زور پکڑا تو ڈاکٹرز نے کچھ Opioids تجویز کیں مگر بہت زیادہ پوٹینسی ہونے کی وجہ سے مجھے کافی غنودگی تھی لہٰذا اگلی خوراک میں تاخیر ہوگئی کیونکہ وہ مجھے یہ دوا دینا نہیں چاہتے تھے۔ درد اپنے عروج پر تھا۔ میاں اور بچے پاس میں کھڑے تھے مگر اِس پریشانی میں وہ بھی پریشان تھے۔ میں نے بچوں کو خدا حافظ کہا اور تاکید کی کہ اگر میں سو جاؤں تو چپکے سے کمرے سے نکل جانا' یہ کہہ کر میں نے اپنی تکلیف کی انتہائی شدّت میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھنا شروع کر دیا اور میری آواز درد کی شدّت کے ساتھ بلند ہوتی چلی گئی۔ دس پندرہ منٹ ہی گُزرے ہوں گے کہ میں اپنے رحیم و کریم رب کے احسانوں کا جتنا بھی شُکر کروں بلکہ کس زبان سے کروں کہ میرے درد کا نام و نشان تک نہ تھا اور میں پُر سکون ہو کر سو گئی۔

اِس واقعہ میں میری ذات کی کوئی بڑائی نہیں بلکہ اُس غفور و رحیم خدا کے سمیع و بصیر ہونے کا زندہ ثبوت ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اُس کی رضا کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ (آمین)

قسط نمبر1

ایک گھریلو عورت کا طریقِ تبلیغ

آسیہ ناصر بٹ_____احمدیہ ابوڈ آف پیس

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ (حٰم سجدہ:34)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے۔

اصل مضمون کے آغاز سے قبل تمہیداً تبلیغ کی اہمیت کے حوالے سے کچھ ذکر کرنا چاہوں گی۔

تبلیغ اسلام ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے۔ایک احمدی مسلمان پر یہ ذمہ داری دُگنی ہو جاتی ہے کیونکہ وہ موعودِ وقت پر ایمان لا چکا ہے۔ یہ ایک انتہائی صبر آزما کام ہے جہاں ہر راستہ دُشوار مگر خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کا طریق سکھانے والا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ گزشتہ تمام انبیاء کے راستے میں خدا کا پیغام پہنچانے کے باعث دشوارایاں آئیں اور سب سے زیادہ مصائب ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راہ میں جھیلے۔ ایک مسلمان کیونکر اُن دُشواریوں کا احوال بھول سکتا ہے جو ہمارے پیارے نبیؐ کی زندگی میں تبلیغ کی وجہ سے ہوئے۔ آپؐ کی دینِ اسلام سے بے پناہ محبت ہی وجہ تھی کہ آپؐ نے اپنے دُشمنوں کی دی گئی ہر تکلیف پر صبر کیا اور دُعائیں کیں۔ نتیجتاً وہی لوگ جو تکلیفیں پہنچاتے تھے آپؐ کے جانثار ہوئے۔

اسی طرح تیرہ سو سال کے بعد مُخبرِ صادق آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ زمانہ بھی آگیا کہ وہ حدیثیں پوری ہونے لگیں جن میں آنے والے مسیح کے متعلق خبر دی گئی تھی۔یعنی کہ مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ قرآن کے صرف حروف رہ جائیں گے کیونکہ مسلمان اسلام سے دور ہو گئے تھے۔ اُن پر دنیا کی محبت غالب آگئی، پاکیزگی کم ہو گئی، اخلاقی، ایمانی حالتیں مسخ ہو گئیں۔ جیسا کہ یہودی حضرت عیسیٰؑ کے آنے سے قبل بگڑ گئے تھے۔ اس لیئے ضرور تھا کہ روحانی معلم آتا کیونکہ مسلمانوں کی عملی اور علمی قوتیں کمزور ہو گئی تھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر قوموں نے ان کے ایمان اور مذہب پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ زمانہ مذہبی جنگوں کا زمانہ تھا۔ اُس زمانے میں تمام مذاہب قرآن کریم پر، اسلام پر اور بانیٔ اسلام پر حملے اور اعتراضات کرنے کے لیے پُر جوش رہتے تھے اور اِنہی الزامات اور ہنسی ٹھٹھا کو وہ اپنی فتح سمجھتے تھے کیونکہ مسلمانوں میں کوئی بھی عملی اور علمی لحاظ سے اس قابل نہ تھا کہ جواب دیتا۔ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ سے محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور اور دینِ اسلام کے لیئے نہایت درجہ کی غیرت رکھتے تھے۔ آپؑ کا زیادہ تر وقت قرآن شریف کے تدبّر اور تفسیروں اور حدیثوں کے مطالعہ میں صَرف ہوتا اس طرح دوسرے مذاہب کا رَدّ اور اسلام کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے بے شمار چیلنج قبول کئے۔ اس پر خدا تعالیٰ سے مکالمہ، مخاطبہ کا آغاز ہوا جس سے آپؑ کو وہ براہین عطا کئے گئے جن کے ذریعہ سے آپؑ نے دنیا کے سامنے آنحضرت ﷺ اور اسلام کا چمکتا ہوا روشن چہرہ پیش کیا۔ گویا مذہبی دُنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا کہ ایک پہلوان اُتر آیا ہے۔ وہ مسلمان جو مُردہ حالتوں میں چلتے پھرتے تھے گویا زندگی پانے لگے مگر دوسرے مذاہب یہ برداشت نہ کر سکے۔ اُنہوں نے آپؑ پر طرح طرح کے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ جھوٹے مقدمات میں پھنسایا، کردار کشی کی نیز کئی کئی طرح رُسوا کرنے کی کوشش کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دشمن کو جواب میں ہمیشہ محبت واخوت کا پیغام ملا۔

تبلیغ اسلام کے یہ عظیم الشان نمونے سامنے ہونے کے باوجود ہماری کمزوری کا یہ عالم ہے کہ جب جماعت کی طرف سے تبلیغ کی تلقین ہو تو ہمارا دل آنکھیں بند کر لیتا ہے کہ چاہے اور کوئی بھی خدمت لے لیں لیکن تبلیغ کرتے ہوئے ہمارا دل ڈرتا ہے کہ لاعلمی کے باعث ہم کوئی غلط بات نہ کہہ دیں۔ اسی اہم پہلو کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نیز ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مہدیٔ دوراں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاکسار اس موضوع پر اپنی ذاتی زندگی کے تجربات کے بارے میں اس مضمون میں اختصار سے کچھ بیان کرنا چاہتی ہے۔

مزید بیان سے قبل خاکسار کا مختصر تعارف پیش ہے۔ مَیں پیدائشی احمدی نہیں ہوں۔ احمدیت میں داخل ہونے سے قبل مذہبی اختلاف سے مَیں بالکل لاعلم تھی۔ یہاں تک کہ ایک گھریلو عورت ہوتے ہوئے یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اسلام پر حملے کئے جاتے ہیں۔ یا مذہب پر بھی کوئی اعتراض کر سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مسئلہ جہاد پر اعتراض سننے کو ملتا تھا۔ اُس پر بھی یہ گمان ہوتا تھا کہ یہ مسائل تو عالمِ دین کے حل کرنے کے لئے ہیں۔ ہمارا کام تو صرف اِتنا ہے کہ وقت پر نماز ادا کریں، زکوٰۃ دیں، صدقہ خیرات کریں اور روزہ رکھیں وغیرہ۔ (بقیہ صفحہ نمبر 26 پر)

توکل علی اللہ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

منزہ ولی سنوری ——— بریمپٹن ہارٹ لیک ساؤتھ

اللہ تعالیٰ سورۃ طلاق آیت نمبر 4 میں فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو وہ اُسکے لئے کافی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور توکل کی آئینہ دار ہے جسکی نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 248)

آپؑ مزید فرماتے ہیں توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے مہیّا کئے ہیں اُنکو جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدھا آفات ہیں اور مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہہ و بالا کر سکتے ہیں انکی دست بُرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزلِ مقصود پر پہنچا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 146)

اس ضمن میں خاکسار کو بھی کچھ عرصہ یعنی غالباً 20 سال سے یہی آیاتِ قرآنی سورۃ طلاق 3-4 زبانی یاد کر کے کثرت سے پڑھنے کا موقعہ ملا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان آیات کو سمجھ کر پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین اور بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے بے حد فضلوں کے نظارے بھی دیکھے۔ جن میں سے ایک نظارہ 5 دسمبر 2018 کو دیکھنے میں آیا اور خدا نے خاکسار کو نئی زندگی عطا فرمائی۔ جسکا ذکر اسی مضمون میں آگے چل کر کرونگی۔

اس سے قبل خاکسار اپنے والد صاحب مرحوم محمد احسان الٰہی جنجوعہ کا ذکرِ خیر کرنا چاہے گی کہ خاکسار نے توکل علی اللہ کا عملی نمونہ اُنکی زندگی میں بارہا دیکھا اور یہ نعمت شاید خاکسار کو وراثت میں ملی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ والد صاحب کی زندگی کے کئی واقعات میں سے ایک اہم واقعہ کا مختصر ذکر کرنا چاہوں گی۔ 1974ء کا واقعہ ہے جب سلسلہ احمدیہ جماعت کے خلاف سازشوں کا طوفان برپا تھا۔ 29 مئی 1974ء کے حادثہ کے بعد پورے ملک پاکستان میں فسادات ہو رہے تھے اور چنیوٹ میں جہاں ہماری رہائش تھی جہاں پر ابو جان جو ایک اکیلے احمدی وکیل تھے، مخالفین کی نظروں کا نشانہ بنے۔ اُنہوں نے ہمارے گھر کو آگ لگا دی۔ یہ گھر سڑک کے کونے پر تھا یوں سڑک پر اور گلی میں کھلنے والے تینوں بڑے دروازے آگ سے جل رہے تھے اور شعلے اوپر کی منزلوں تک پہنچ رہے تھے۔ اسی اثناء میں والد صاحب نے ہوائی فائرنگ کر کے ہجوم کو آگ لگانے سے روکنے کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ نہ رُکے۔ ہم آٹھ بہن بھائی اور والدین اُس گھر میں موجود خدا کی ذاتِ واحد پر بھروسہ اور یقین کئے ہوئے تھے۔

اُس وقت ابو نے ہمیں بھی نصیحت کی کہ خدا کے حضور سجدہ میں گر جاؤ کہ وہی ہمیں بچائے گا اور دُعا کی کہ اے اللہ جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر لگائی گئی آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا اسی طرح تو ہم پر بھی رحم فرما اور اس آگ کو ٹھنڈا کر دے کیونکہ اُسوقت خدا کے علاوہ ہمیں کوئی بچانے والا نہ تھا۔ دائیں بائیں ہمسائے سب مخالف تھے۔ باہر بہت بڑا ہجوم تماشا دیکھ رہا تھا۔ خدا تعالیٰ کا فضل اور ابو جان کا توکّل دیکھیں کہ وہ بالکل نہ گھبرائے ہمیں بھی دعاؤں میں لگا دیا اور خود بھی دعائیں کیں جسکی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آگ کو معجزانہ رنگ میں ٹھنڈا کر دیا۔ غیبی امداد پہنچ گئی اور انہوں نے آگ پر پانی اور مٹی ڈال کر بجھایا۔ اور پھر کچھ وقت کے بعد ہمارے سارے خاندان کو وہاں سے باحفاظت نکال لیا۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے والدین کے علاوہ ساری اولاد پوری دُنیا میں مختلف ممالک میں جماعتی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ الحمدُللہ۔

یہ واقعہ اُسی طرح آج بھی میرے ذہن میں نقش ہے اور میرے لئے ایمان کی تازگی کا باعث بنتا ہے۔ خاکسار نے جب سے سورہ الطلاق کی یہ آیات زبانی یاد کی ہیں۔ کثرت سے ان کا وِرد کرتی رہتی ہوں۔ ان آیات کی برکت سے اپنی زندگی میں اپنے لئے اور اولاد کیلئے بے شمار نظارے دیکھے ہیں۔

حال ہی میں خاکسار کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا جو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی مدد کا غیبی معجزہ ہے اور خاکسار آج زندگی جیسی بہترین نعمت کے لیئے اللہ

تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ہر آن سجدہ ریز ہے۔ الحمدللہ۔

5 دسمبر 2018ء قریباً دوپہر کے پونے دو بجے خاکسار نے اپنے شوہر کے ساتھ نماز ظہر اور عصر کی باجماعت ادائیگی گھر کی اوپر کی منزل میں اپنے کمرے میں کی۔ نماز ختم ہوتے ہی اپنی بہو سے کچھ پوچھنے کے لئے جب میں نے کمرے کا دروازہ کھولا تو گھر میں نہایت سیاہ دھواں اور بدبو دیکھی اور اپنی بہو کو پکارنے لگی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اُس وقت گھر پر نہ تھی۔ کچن میں اچانک بجلی کی تاروں میں آگ لگنے کی وجہ سے گھر دھواں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔ سانس لینا مشکل تھا۔ ایسا نظارہ دیکھ کر خدا کا فضل ہی ہے کہ اُس نے میرے ہوش و حواس سلامت رکھے اور ہر ممکن ذریعہ اپناتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے سارے انتظامات کرنے کی توفیق دی۔ خدا کے فضل سے غیبی امداد وقت پر مل گئی اور فائر بریگیڈ والوں نے کھڑکی کے شیشے توڑ کر ہم دونوں میاں بیوی کو بحفاظت باہر نکال لیا اور فوراً ہسپتال پہنچایا۔ وہاں بھی خدا تعالیٰ نے قدم قدم پر راہنمائی فرمائی اور جو مدد ملنی ممکن تھی وہ بروقت مہیّا ہو گئی۔

خاکسار ساڑھے 3 دن Ventilator پر اور 5 دن عام وارڈ میں رہ کر بفضلِ خدا تعالیٰ گھر واپس آ گئی۔ خاکسار کے شوہر بھی ایک دن ہسپتال میں رہے، کیونکہ وہ پہلے نکال لئے گئے تھے اس لئے زیادہ تکلیف سے محفوظ رہے، الحمدُللہ۔ اس حادثے کے باعث اگرچہ گھر تو بالکل ختم ہو گیا۔ کچن کا حصہ بالکل جل گیا۔ اوپر کا حصہ اور نیچے کمروں میں بھی جو کچھ بچا ہے دھواں کی بدبو سے متاثر ہے۔ لیکن الحمدُللہ کہ تمام بچے اور ہم خود بحفاظت ہیں۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ بچے سکول تھے اور بیٹا بہو بھی گھر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ خاکسار توکل علی اللہ پر پختہ ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر اور بھی زیادہ یقین رکھتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کو ہر لمحہ یاد رکھیں۔ یہ محض نماز باجماعت کی برکت تھی کہ دعاؤں کے نتیجہ میں جبکہ نیچے گھر جل رہا تھا اور اوپر جیسے ہی نماز ختم ہوئی خدا تعالیٰ نے مجھے فوراً اٹھا کر دروازہ کی جانب متوجہ کیا اور دروازہ کھلوایا۔ ورنہ خاکسار اکثر اوقات نماز کے بعد آرام کرنے کی نیت سے لیٹ کر سو جاتی تھی لیکن اُس دن خدا کی ذات نے میرے اندر اس طرح بجلی بھر دی کہ سارے کام فوراً کرتی چلی گئی۔ بیٹے کو فون کیا۔ 911 کال کی۔ بہو کو بتایا۔ خود بھی برقع پہنا۔ اپنے شوہر کو بھی گرم کوٹ پہنایا ٹوپی اور جوتی وغیرہ مہیّا کی اور کھڑکی سے باہر ہو کر سانس لیتے رہے اور مدد کا انتظار کرتے رہے۔ دعاؤں کے ساتھ ساتھ خدا نے فوراً فضل فرمایا اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام امداد مہیا ہو گئی۔ یہ محض خدا کا فضل نہیں تو اور کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے اور بھرپور توکل علی اللہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو — مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر — کربیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

(بقیہ از صفحہ نمبر 24)

لیکن جب احمدیت قبول کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا تھا تو پھر ضروری تھا کہ اُس تعلیم کو پڑھا بھی جائے جس کے بارے میں پاکستان میں اتنی پابندیاں لگی ہوئی ہیں کہ آپ اُن کُتب کا ذکر بھی نہیں کر سکتے اور مخالفین ہیں کہ ہاتھ میں قرآن اُٹھا اُٹھا کر قسمیں کھاتے ہیں کہ یہ کتابیں پڑھنے کے قابل نہیں ہیں۔ نعوذ باللہ۔

بہرحال جب تصانیفِ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پڑھنی شروع کیں تو اس قدر علم و معرفت سے بھرپور پایا کہ ایک ایک لفظ پر دل رویا کہ ان کتب کو پڑھنے سے تو وہ الٰہی نُور اور روشنی دل میں اُترتی ہے کہ لگتا ہے کہ سچ مُچ دل روحانی خزانوں سے بھر گیا ہے۔ اس سے پہلے گویا ہم چلتا پھرتا جسم اور سوئی (ہوئی) یا مردہ روح کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے۔ مگر اُن تحریرات کو اللہ تعالیٰ نے وہ قبولیت بخشی ہے کہ جو صدقِ دل سے راہنمائی حاصل کرنے کے لیئے پڑھے گا وہ رحمان خدا کی ایک نئی تجلی دیکھے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے سے بڑھ کر چمکتا ہوا روشن چہرہ دیکھے گا اور خود کو خدا اور رسولؐ کی محبت میں ایسا ڈوبا ہوا پائے گا کہ جیسے پہلے یہ سب کچھ ایک پردے میں تھا اور اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو۔ مَیں نے بھی اپنے دل کو ان تمام برکتوں سے مالا مال پایا۔ میں جوں جوں گھنٹوں بیٹھی کتابیں پڑھتی اور یہ نعمت پانے کی خوشی سے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبتی تو خوب خوب روتی۔ تب میرا دل یہ خزانے بانٹنے کو بے چین رہنے لگا۔ کیونکہ تحریرات حضرت مسیح موعودؑ یقیناً روحانی آنکھیں کھول دیتی ہیں وہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے وفاداری سکھاتی ہیں۔ مذہب اسلام کے لئے غیرت سکھاتی ہیں اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق سکھاتی ہیں اور عشق بھی ایسا کہ آپ صرف محفلوں میں ہی نہیں بلکہ تنہائیوں میں بھی آپؐ کی یاد میں روتے ہیں اور آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ مَیں اِن سب کیفیات سے گزر رہی تھی اور اب ان کو دل میں چھپانا بھی مشکل ہو گیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے احمدیت کے نور سے معمور کیا اور مَیں احمدیت میں داخل ہو گئی۔ یُوں تبلیغ کی حقیقت اور اہمیت بھی سمجھ میں آ گئی۔ جس کے باعث میری زندگی کا ہر دن مجھے ایک بہتر داعی الی اللہ بنانے والا بن گیا۔

(باقی آئندہ)

رنگ باتیں کریں

راشدہ سیال _____ آٹواہ ایسٹ

رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے

ضیاء جالندھری نے کیا ہی خوبصورت انداز میں ایک حقیقت بیان کر دی۔ رنگ تو ہمیشہ باتیں کرتے ہیں لیکن بعض باتیں ہم سمجھ نہیں پاتے، اور بعض باتیں ہم صرف لاشعوری طور پر ہی محسوس کرتے ہیں۔ اُس خالق یگانہ نے، جسکا ایک صفاتی نام المصوّر بھی ہے، انسانوں کی خاطر اس دنیا کو سجانے کے لئے ایسی تصویر کشی کی ہے اور ایسے رنگ بھرے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ پھر خود ہی دعوت بھی دی کہ ان کو دیکھو اور انکو سوچو تا کہ میرا نشان پاسکو:

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ۞ (الروم:23)

اور اُس کے نشانات میں سے تخلیق ہے آسمانوں اور زمین کی، اور اختلاف تمہاری زبانوں کا اور تمہارے رنگوں کا۔ یقیناً اسمیں البتہ نشانات ہیں جاننے والوں کے لئے۔

احادیث میں کئی جگہ رنگوں کا ذکر آیا ہے۔ ہمارے آقا نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض رنگ مثلاً سبز اور سفید بہت پسند تھے۔ آپؐ نے مومنوں سے بھی فرمایا "سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاک وصاف ہوتا ہے"۔ (بخاری)

سبز رنگ فطرت، تازگی اور نئی زندگی کی علامت ہے، جب سردی کی رات کے بعد زمین جاگتی ہے تو سبز لبادہ اوڑھ لیتی ہے، قرآن کریم میں جنت کے مکینوں کا ذکر ہے کہ

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ ۞ (الکہف:32)

انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور وہ باریک اور موٹے سبز ریشم کے لباس پہنے ہونگے۔

سفید رنگ کو دیکھ کر پاکیزگی، سادگی اور وقار کا احساس ہوتا ہے، اور کبھی نُور کا۔ اس رنگ کا یہ تاثر مختلف روایتوں اور معاشروں کی چھاپ کے باوجود تقریباً ساری دنیا میں یہی ہے۔ سفید رنگ کبھی شوخی نہیں دکھاتا۔ ہمیشہ پاکیزگی اور روحانیت کی بات کرتا ہے۔ متانت اور خاموشی اسکا شعار ہے۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ دیکھئے کیسا شوخ یا بھڑکتا ہوا سفید رنگ ہے۔ کیونکہ سفید رنگ کبھی بھڑک کر بات نہیں کرتا۔ وہ تو امن اور صلح کا پیغام دیتا ہے۔ پاکیزگی کی علامت کے طور پر یورپ، امریکہ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں دلہن یہی رنگ پہنتی ہے۔ اپنی سادگی اور خاموشی کے تاثر کی وجہ سے ہندوستان، پاکستان اور کئی اور مشرقی ممالک میں شادی کی بجائے یہی رنگ سوگ کا رنگ بن گیا۔ اور شادی میں محبت، جذبہ اور خوشی کی علامت سرخ رنگ قرار پایا۔ یہ اور بات ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اب دلہنیں بھی بدل گئیں اور انکے لباس کے رنگ بھی۔ اب انکی انفرادیت کا اظہار دلہنوں کے جوڑوں کے بدلتے ہوئے رنگوں سے ہوتا ہے۔ مٹیالے، سلیٹی اور خاکستری رنگ تک تو چلو خیر تھی، لیکن شادی کی ایک دعوت میں جب نئی نویلی دلہن تیوری چڑھائے سر تا پا کالا رنگ پہن کر آئی تو میک اپ کے باوجود میکے اور سسرال والوں کے رنگ اُڑ گئے۔ کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ جوڑے کا رنگ خود ہی باتیں کر رہا تھا۔

ایک بزرگ کی برسی پر موقعہ کی مناسبت سے خواتین سفید اور سیاہ رنگ پہنے بیٹھی تھیں کہ اتنے میں موصوف کی نواسی سیاہ لیس سے سجے ہوئے سبز زمردی جوڑے میں تشریف لائیں۔ اس رنگ کی سج دھج نے ہر نظر کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ لیا۔ کالے اور سفید ملبوس خواتین ایک دوسرے کے قریب آکر سرگوشیاں کرنے لگیں۔ بعد میں عُقدہ کھلا کہ انہوں نے محفل عزا میں سوگواروں کو سبز اور سیاہ رنگ میں ملبوس دیکھا تو عام روِش سے ذرا ہٹ کر اپنے نانا کا سوگ منانے کا فیصلہ کیا۔ نانا نے بھلا کیا کہنا تھا۔ اب اگر کسی رنگ کی بات سمجھ میں ہی نہ آئے تو غلط فہمیاں تو ہو سکتی ہیں۔

ہماری ایک عزیز سہیلی نے ہمیں اپنے ریستوران میں چائے پر بلایا۔ محبت سے گلے ملتے وقت میرے کان میں چپکے سے کہا کہ جھنڈے والی میز کے پاس نہ بیٹھئے گا۔ آپکے لئے الگ جگہ کا انتظام ہے۔ میری نظر بے اختیار جھنڈے والی میز کی طرف گئی۔ وہاں قوس قزح کے رنگوں والا ایک چھوٹا سا جھنڈا سجا ہوا تھا، اور میز کے گرد کچھ لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ قوس قزح کے رنگ بتا رہے تھے کہ

شگفتہ شگفتہ

طاہرہ نسیم۔۔۔۔۔ریکسڈیل

- کسی کے پانے کے لئے تمام جوتیاں بھی کم پڑ جاتی ہیں اور کھونے کے لئے ایک غلط فہمی ہی کافی ہوتی ہے۔
- خدا سے ڈرو، پھر اس شخص سے ڈرو جو خدا سے نہیں ڈرتا۔
- اپنی آواز کی بجائے اپنے دلائل بلند کریں۔ پھول بادل کے گرجنے سے نہیں ،برسنے سے اُگتے ہیں۔
- صبر ایک ایسی سواری ہے جو اپنے سوار کو گرنے نہیں دیتی۔
- زندگی کی بھاگ دوڑ اور تھکاوٹ میں بہن، بھائی ہوادار کھڑکیوں کی مانند ہوتے ہیں۔ انکے کواڑ کبھی بند نہ ہونے دیں۔
- اجی سنتے ہو" سے لے کر "دماغ ٹھیک ہے تمہارا" کے سفر کو شادی کہتے ہیں۔
- نرس مریض کے سر سے خون صاف کرتے ہوئے آپ کا نام۔۔۔۔رانا عمر۔۔۔۔۔25سال
  شادی شدہ۔۔۔۔۔؟
  مریض: نہیں نہیں!
  قسمے میں تے موٹر سائیکل توں ڈگیاں

درخواست دعا

- محترمہ روبینہ چوہدری صاحبہ اور سلطانہ ناہید صاحبہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔
- محترمہ غزالہ رضوان صاحبہ ریکسڈیل جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔
- لجنہ اماء اللہ بریڈ فورڈ درخواستِ دُعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ دینِ اسلام اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین۔
- صدر لجنہ وعاملہ ویسٹن از لنگٹن، سالِ نو کی آمد پر تمام کینیڈا کی لجنہ کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس سال کو بلکہ آنیوالے ہر سال کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے روحانی و جسمانی ترقیات کا باعث بنائے۔ (آمین)

(بقیہ از صفحہ نمبر 27)

وہاں صرف خاص لوگ ہی بیٹھ سکتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب ننھی ننھی بچیاں اپنی ماؤں سے دھنک رنگ چنریاں رنگوا کر پہنتی تھیں۔ رنگ برنگی پنسلیں ملتیں تو نیلے کاغذ پر شوق سے قوس قزح کے ساتوں رنگ بھرے جاتے۔ بارش کے بعد اگر بادلوں میں دھنک ابھرتی تو ہم سب خوشی سے بھاگ کر جلدی جلدی دوسروں کو بلاتے کہ کہیں غائب نہ ہو جائے۔ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ ایک دن کوئی ہمیں ان رنگوں سے دور بھاگنے کا مشورہ دیگا۔

رنگوں کے باتیں کرنے پر شک ہو تو غور سے اپنے اطراف میں نظر دوڑائیں، آپکو ہر طرف ہی باتیں کرتے، گاتے اور گنگناتے، کبھی روتے اور کبھی مسکراتے رنگ نظر آئینگے۔ مولانا رومی نے یونہی تو نہیں کہا کہ 'مت پوچھ کہ عشق نے کیا کیا اور کیا بنایا۔ کائنات میں بھرے رنگوں پر ہی نظر کر'۔

سچ پُوچھئے تو سب رنگوں میں اصل اور دائمی رنگ تو اللہ ہی کا ہے۔ وہ اپنے رنگ میں ہی رنگ دے تو بات بنتی ہے۔

صفحہ تیار کردہ: طاہرہ نسیم۔ ریکسڈیل

صفحۂ ناصرات

جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے

ایک دفعہ دو شخص ایک قاضی کے پاس آئے اور ایک تنازعہ کا حل چاہا۔ دونوں کا دعویٰ تھا کہ روپوں کی تھیلی اُن کی ہے۔ ایک تیل بیچتا تھا اور دوسرا گوشت کاٹتا تھا۔ تیل بیچنے والے نے قاضی کو بتایا کہ اس شخص نے مجھ سے کچھ تیل خریدا اور جب میں پیسے لے کر اپنی تھیلی میں ڈالنے لگا تو اس نے کہا کہ یہ تھیلی میری ہے۔ اور مجھ سے تھیلی چھین لی۔ گوشت بیچنے والا بولا یہ شخص مجھ سے گوشت لینے آیا اور اُس کے پیسے دیئے اور جب میں پیسے تھیلی میں ڈالنے لگا تو اس نے تھیلی مجھ سے چھین لی اور جھوٹ بولنے لگا کہ یہ تھیلی میری ہے۔ ہمارا انصاف کیجیے قاضی صاحب!

قاضی صاحب مسکرائے اور اپنے ملازم کو ایک بالٹی میں پانی لانے کو کہا پانی آنے پر قاضی صاحب نے وہ سکے تھیلی سے نکال کر بالٹی میں ڈال دیئے اور دو منٹ بعد بولے گوشت بیچنے والا جھوٹ بول رہا ہے یہ پیسے تیل بیچنے والے کے ہیں۔

میری پیاری ناصرات!

1. سکے پانی میں ڈالنے سے ایسا کیا ہوا کہ قاضی صاحب نے تیل بیچنے والے کے حق میں فیصلہ دے دیا؟
2. کہانی کے عنوان کے آسان معنی کیا ہیں؟
3. تیل بیچنے والے کو کیا کہتے ہیں؟
4. گوشت بیچنے والے کو کس نام سے پکارتے ہیں؟

جوابات:

1. سکوں کو تیل لگا ہوا تھا وہ پانی میں ڈالنے سے پانی کی سطح کے اوپر آگیا تھا۔
2. اس کا مطلب ہے جھوٹ ہمیشہ پکڑا جاتا ہے۔
3. تیل بیچنے والے کو "تیلی" کہتے ہیں۔
4. گوشت بیچنے والے کو "قصاب" کہتے ہیں۔

بوجھو تو جانیں

1. اگر ایک آدمی ایک ڈالر میں گنجا ہوتا ہے تو گیارہ گنجے کتنے ڈالرز میں گنجے ہوں گے؟
2. وہ کون سی چیز ہے جس کی جب ضرورت پڑتی ہے تو اسے پھینک دیا جاتا ہے؟
3. وہ کون سی چیز ہے جو آپ کھانے کے لئے خریدتے ہیں لیکن کبھی کھاتے نہیں ہیں؟
4. دو لوگ کھڑے ہیں ان میں سے ایک شخص دوسرے شخص کے بیٹے کا باپ ہے۔ دونوں کا رشتہ کیا ہے؟
5. جواب تلاش کریں۔

A

26
28
31
35
?

B

1. 1x4=5
2. 2x5=12
3. 3x6=21
4. 8x11=?

C

1. 12x12=9
2. 23x23=16
3. 34x34=?

ایک خاص Theme کے الفاظ ہیں۔ انہیں ڈھونڈیئے

J	K	L	M	N	O	P
L	P	I	C	N	I	C
E	W	A	V	E	S	O
W	O	Q	R	S	H	O
O	Z	C	S	M	E	L
T	P	A	E	F	L	E
I	N	A	T	A	L	R
D	U	V	L	W	N	C
E	X	H	C	A	E	B

جوابات کسی اور صفحہ پر تلاش کریں